بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں
اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو (تم بھی)
اس پر درود اور خوب سلام بھیجو۔
(الاحزاب آیت)

رفعتِ حبیبِ باری

مؤلف
(استاذ العلماء)
علامہ صوفی محمد علی نقشبندی

ناشر
پرنسپل المجدد نقشبندیہ اکادمی
لاثانی منزل شہاب پورہ سیالکوٹ
موبائل: 0306-6683468

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رِفعتِ رحمتِ کبریا دیکھئے
چہرہ والضحیٰ دلربا دیکھئے

رِفعتِ حبیبِ باری

تالیف

(اُستاذ العلماء) مولانا محمد علی نقشبندی

بانی و مہتمم جامعہ لاثانیہ

لاثانی منزل۔ محلہ شہاب پورہ سیالکوٹ

موبائل: 0306 66 83 468

حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	رِفعتِ حَبیبِ بارِیُ
ترتیب وتالیف	(اُستاذ العلماء) علامہ مولانا محمد علی نقشبندی
نظر ثانی	صاحبزادہ محمد الیاس نقشبندی (بی اے)
الناشر	پرنسپل الجدد نقشبندیہ اکادمی
	لاثانی منزل محلہ شہاب پورہ سیالکوٹ
	موبائل: 0306 66 83 468
کمپوزر	محمد علی ظہیر 0332-8726340 زمزمہ پریس
پرنٹر	زمزمہ پرنٹنگ پریس سیالکوٹ 4586190,4592047
تعداد	ایک ہزار

نوٹ

اُستاذ العلماء مولانا محمد علی نقشبندی کے قدرشناسوں اور دارالعلوم لاثانیہ فتح گڑھ کے مالی معاونین کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر ایصال ثواب کی نیت سے یہ کتاب مفت تقسیم کیلیے شائع کی گئی ہے اگر کہیں کوتاہی کمی پائیں تو درگزر فرمائیں خود ہی اصلاح کیلیے الناشر کو بھی مطلع کر سکتے ہیں۔

فہرست

نمبر شمار		صفحات
1	حمد باری تعالیٰ	2
2	نعت حبیب باری ﷺ وجل جلالہ	3
3	انتساب	4
4	ابتدائیہ	5
5	درود شریف کیا ہے؟	6
6	اعتذار	7
7	بے مثل مقام محبوبیت	10
8	دوامی حثیت صلوٰۃ	11
9	اُمت مصطفیٰ کا اعزاز	14
10	خطاب لطف وکرم	15
11	اللہ تعالیٰ سے درخواست کا فلسفہ	17
12	درود وسلام میں امتیاز	19
13	درود وسلام کا مقصد	20
14	ایصال ثواب باعث رحمت و مغفرت	21
15	درود میں بے پناہ حکمتیں	22
16	مسالک فقہا	24
17	خلاصہ بیان	25

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار		صفحات
18	چیدہ چیدہ خصوصی عنوانات	26
19	اونچی آواز سے درود شریف پڑھنا ذریعہ مغفرت ہے	26
20	انوار و زیارت کے حصول کا خصوصی درود شریف	27
21	ہر مشکل کا حل اور زیارت نبی اکرم ﷺ کیلئے درود نور پڑھیں	28
22	زیارت	28
23	مقبول ترین درود شریف	28
24	سُنی ہونے کی علامت	29
25	خصوصی اکرام کا حصول	29
26	ایک اور بے مثل درود	30
27	درود ہدایہ	31
28	مخزن انوار و برکات	32
29	درود پڑھنا برکات کا سرچشمہ	36
30	درود شریف پڑھنے کے مقامات و اوقات	40
31	ممنوعہ مقامات واوقات	43
32	درود شریف کی نسبت سے قبولیت دعا کا راز	44

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	فہرست	صفحات
33	حضور اقدس ﷺ کی دُعا کا انداز	47
34	حضور اقدس ﷺ سے محبت کیا ہے	48
35	محبوب ﷺ سے امتی کی محبت	50
36	بے مثل شوق زیارت	51
37	محبت کی علامتیں	52
38	کثرت ذکر	53
39	شوق زیارت	53
40	اشتیاق لقائے محبوب	55
41	تعظیم و توقیر رسول معظم ﷺ	56
42	اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے محبت	57
43	صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے محبت	58
44	قرآن مجید سے محبت	59
45	احادیث سے محبت	60
46	محبوب کی دل کش اداؤں سے محبت	62
47	پسند ہی پسند	63
48	اہل مودت کی تعظیم و توقیر	64
49	اہل علم و فضل سے محبت	66
50	محبت کے آداب	68

مآخذ

1- قرآن مجید

کتب احادیث مبارکہ

القول البدیع

2- جذبِ القلوب

سعادتِ دارین

رسائل درود نقشبندیہ

3- مطالع المسرات

مدارجِ النبوت

معارجِ النبوت

4- قولِ الجمیل

مکتوبات شریف

درِ الثمین

5- دلائل الخیرات

اور دیگر متعدد کتب

Marfat.com

(2)

حمد باری تعالےٰ جَلَّ جَلالُہٗ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تیری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری میرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی تیرا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قرب اتنا کہ میری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا تعین سے تیری ذاتِ قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

مری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظمؔ ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

(اعظم چشتی مرحوم)

Marfat.com

نعت حبیب باری ﷺ

دی زبان حق نے ثنائے مصطفےٰ کے واسطے
دل دیا حُبِّ حبیب کبریا کے واسطے

خُلد تو گھر ہے غلامان رسول اللہ کا
اور جہنم دشمنان مصطفےٰ کے واسطے

اُن کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
جن کے دروازے کھلے ہوں ہر گدا کے واسطے

دل میں دردِ مصطفےٰ ، سینے پہ داغِ مصطفےٰ
کیا عجب ساماں ملا روزِ جزا کے واسطے

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دارُ الشفاء
جس جگہ عیسیٰ بھی آتے ہیں دوا کے واسطے

کب تلک تڑپے گا فرقت میں تمہاری یا نبی
اب تو اعظمؔ کو بلا لیجئے خدا کے واسطے

(اعظم چشتی مرحوم)

Marfat.com

اِنتساب

☆ قطبِ جہاں، غوثِ دوراں

حضرت پیر باوا جی فقیر محمد چوراہی قدس سرہٗ العزیز

☆ محبوب سبحانی قطب ربانی الحاج پیر

سید جماعت علی شاہ لاثانی قدس سرہٗ الصمدانی

☆ سیدی و مرشدی قطب العصر قبلہ عالم

الحاج پیر سید علی حسین شاہ نقش لاثانی علیہ الرحمہ

☆ پیر طریقت راز دار حقیقت صاحبزادہ پیر سید

محمد ظفر اقبال شاہ صاحب

☆ سجادہ نشین دربار شاہ لاثانی علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

☆☆☆☆☆☆☆

خداوند قدوس کی بارگاہ میں استدعا ہے۔ اپنے محبوبوں کے وسیلہ جلیلہ سے اس کتاب کی سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ محبوں کی معاونت کے صدقہ میں انہیں ان کے اباؤ اجداد، مشائخ کرام اور اعزہ کو اجر عظیم سے نوازے ان کی قبور کو جنت مقام بخشے آمین۔

ضروری گزارش ! ایسے احباب جو صدقہ جاریہ کے طور پر مختلف دینی، علمی روحانی عنوانات کی روشنی میں ناچیز کے ذریعہ کتب طبع کروا کر تقسیم کرانے کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں۔ وہ رابطہ اور پیش کش فرمائیں۔

Marfat.com

ابتدائیہ

نبی کریم رؤف رحیم ،مالک کوثر و تسنیم، محبوب معظم ﷺ کی ذات بابرکات سے محبت ومودت رکھنا کامل ایمان اور مکمل مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔آپ ﷺ کے ساتھ دل وجان سے بڑھ کر محبت کرنا ہر مسلمان کیلئے انتہائی لازم وضروری ہے عزت وعظمت، مال ودولت، اولاد والدین حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت حضور پُر نور شافع یُوْمَ النشُوز ﷺ سے کرنے کے بغیر انسان مومن کامل ومکمل نہیں ہوسکتا۔اس پر خود حبیب باری تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی دلیل حقیقی ہے اُمتی کیلئے لازم ہے کہ اپنے آقا ومولیٰ سے محبت کرے۔اور ہر ساعت محبت میں سرشار رہے فرمان ہے کہ

لَا یُوْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والد والدہ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم کتاب الایمان)

رسول اکرم،نور مجسم، شفیع معظم ﷺ کی ذات بابرکات پر کثرت سے درود پاک پڑھنا ہمارے ایمان کی نشانی اور آپ ﷺ سے سچی محبت کی علامت ہے۔اس بات کا اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات اقدس واکمل پر بکثرت درود وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہیں ۔خود ربّ العزت جل مجدہٗ الکریم اور اُس کے فرشتے مدنی تاجدار حبیب مختار ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَا ئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اصَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْ اتَسْلِیْمًا (سورۃ الاحزاب پ۲۲)

Marfat.com

ترجمہ: بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ نبی مکرم پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔ (تفسیر ضیاء القرآن۔ سورۃ الاحزاب)

اس موضوع پر لکھی گئی متعدد کتب اہل علم و فضل کی نظر سے گزری ہونگی ہر مصنف نے اپنی استعداد و توفیق کے مطابق درود شریف کی افضلیت و اکملیت سے قلب و نظر میں نورانیت، روحانیت اور معرفت حقیقی رفعت حبیب باری کے مطالعہ سے علم و عمل اور لطف و سرور سے ضرور مخمور و معمور ہوں گے۔ انشاء اللہ

درود شریف کیا ہے! درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کا عمل ہے مسلمانوں کے لئے حکم ہے علما، فضلا، فقہا، محدثین، مفسرین، آئمہ، مجددین کا معمول ہے۔

جب محبوب باری تعالیٰ کا ذاتی صفاتی اسم مبارک بولا جائے، پڑھا جائے، لکھا جائے تو اہل اُمت ﷺ پڑھتے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ حکم باری تعالیٰ پر عمل کرنے کا یہ مکمل درود ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہ درود کہاں سے آیا کس سے ثابت ہے میرے نزدیک نہ تفسیر میں نہ حدیث میں، نہ فقہ میں، نہ بڑے سے بڑے اہل علم و فضل نے کسی بھی حوالہ سے درج کیا ہے۔ تو کیا یہ جعلی یا بناوٹی درود ہے؟ نہیں ہر گز نہیں! مجھ ناچیز ناقص العلم کے مطابق یہ درود شریف اُلوہی عرفانی روحانی اور وہی درود ہے جو خداوند قدوس نے اپنے محبوبوں، محبوں، عارفین، واصلین، کاملین، اور معززین و مجددین کے اذہان و قلوب پر پُر اسرار، پُر انوار انداز میں نازل فرمایا ہے اور ہم جمیع مسلمین اس درود کی برکت سے فیوض و فوائد کثیر سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

اعتذار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡن

راقم السطور محمد علی نقشبندی بصد عجز و نیاز بدرگاہ محبوب خدا، خواجۂ ہر دوسرا، جناب رسالت مآب، محبوب ربّ الارباب، صاحب مقام محمود، برہان واجب الوجود اور مخدومہ کائنات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لخت جگر مزید محبوبۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرہ سیدۃ النساء العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پدر بزرگوار یعنی ۔

نُوۡرِ چَشۡمِ رَحۡمَۃُ لِلۡعَالَمِین   آنۡ اِمَامَ اوَّلِیۡن وَآخِرِیۡن

کے حضور رفعت حبیب باریؐ کا نذرانہ عقیدت ومحبت سے پیش کرتا ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عزّو شرف

قارین کرام! درود و سلام کے موضوع پر بے شمار تصانیف لکھی اور طبع کی گئی ہیں جو بڑی بڑی ضخیم اور حوالہ جات سے پُر دامن ہیں۔ مگر ناچیز نے رفعت حبیب باری کو ایک مختصر مگر مفید ترین اور ضروری ضروری درود وسلام بصورت وظائف، فضائل اور اعمال ترتیب دیا ہے تا کہ اہل محبت مختصر اور موثر ترین اعمال سے زیادہ سے زیادہ مستفید اور مستفیض ہوں۔

حقیقت یہ ہے ناچیز نے علم وفضل کی خوبی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے بلکہ سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ کی راہ پر چل کر محبوب کریم ﷺ کی محبوبانہ کرم نوازی اور معجزانہ شفقت کا ثمرہ حاصل کرنے کی سعی کی ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہٗ نے دامنِ انکسار اور حقیقت آشکار کو اس طرح بچھایا ہے ۔

Marfat.com

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ

لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ (حسان)

ترجمہ: حسان بیان کرتے ہیں ''میں نے اپنے کلام سے حضور اقدس ﷺ کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ اپنے کلام کو ان کے پاک اور بے مثال ذکر سے قابل تعریف بنالیا ہے۔ اسی عشقی طرز کو اختیار کرتے ہوئے ناچیز نے بھی سعی کی ہے۔

پر نبی اکرم، رسول معظم ﷺ کا ارشاد درج ہے کہ

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ (زرقانی علی المواہب)

ترجمہ: جس کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اکثر اس کا ذکر کرتا ہے۔

حُبُّکَ الشَّیْئَ یُعْمِی وَیُصِمّ (مسند احمد۔ ابوداؤد شریف)

ترجمہ: انسان کو جب کسی سے محبت ہوتی ہے۔ تو وہ محبت اُس کو (محبوب کا عیب دیکھنے سے) اندھا اور (محبوب کا عیب سننے سے بہرہ) کردیتی ہے۔

ان ارشادات کی روشنی میں یہ بات قابل غور ہے کہ تمام فرقے اسلام کی محبت اور رسول اکرم ﷺ سے عشق کے دعویدار ہیں محبت اور عشق ایسا جذبہ ہے جو دل میں بستا ہے اُس کا ظاہر مفقود ہے۔ لہذا یہ معلوم کرنے کیلئے کہ کون لوگ اپنے دعوئی میں سچے ہیں اس معاملہ میں کامل محبت کا داعی اہل اللہ کا وہ طبقہ ہے جو محبت کے معیار میں محبوب کی اتباع و پیروی میں مطیع ہوتا ہے۔

باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح ارشاد فرمایا ہے کہ میرے محبوب محبت کے داعیوں میں اعلان فرمادیں اور کہیں۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعو نی یحبیکم الله (آل عمران)

Marfat.com

ترجمہ: اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (پھر) اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔ آیت مبارک سے معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت، نبی اکرم ﷺ رسول کریم ﷺ کی اطاعت واتباع میں مضمر ہے جو گروہ متبع سنت اور پابند شریعت ہے وہی رسول اللہ ﷺ کا سچا محب اور صحیح معنوں میں مومن ہے۔

قارئین کرام! سے استدعا ہے دُعا فرمائیں۔ یہ سعی ناچیز قبول ومنظور ہو اور آئندہ بھی تصنیف وتالیف کی سعادت سے بہرہ ور ہوتا رہے۔ اس سلسلہ میں تمام راہیں آسان سے آسان تر ہوں مزید یہ کہ عبارات میں قابل تصحیح کمزوری پائیں تو چشم پوشی فرمائیں اور خود ہی اصلاح کر کے خود کو ثواب کا اہل بنالیں اور اگر خیر وکرم کی عبارت پڑھیں تو دُعا فرمائیں کہ **رِفْعَتِ حَبِیْبِ بَارِی**، باری تعالیٰ کے حضور سراسر قبول ہو اور قبول رہے مزید یہ کہ قارئین! ناچیز کے مرشد گرامی، والدین، جمیع آباؤ اجداد اعزہ، اہلیہ واحباب مکرمین کیلئے بخشش ومغفرت کا ذریعہ بنائے اور عصر حیات میں دینی دنیوی اور اُخروی رحمات وبرکات سے نوازے آمین۔
خصوصی طور پر دار العلوم لاثانیہ کے مالی واخلاقی معاونین کی نیکیوں کا نعم البدل بنائے۔
دار العلوم لاثانیہ کے کارکناں اخلاص وعقیدت اور احترام سے متحد ہو کر کام کریں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رفعتِ محبوبِ باری ﷺ

درود وسلام کا مقبول ترین وظیفہ، محبوب ترین عمل کا رفیع الشان اعلان ہے

☆☆☆☆ بے مثل مقام محبوبیت ☆☆☆☆

☆ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ (پ۲۲:ع۳)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ وہ اللہ کے نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجا کریں۔ لیکن اِس حکم اور خطاب میں خاص اُہمیت اور وزن پیدا کرنے کیلئے بطور تمہید فرمایا گیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یعنی نبی پاک ﷺ پر صلوٰۃ خداوند قدوس اور اُس کے پاک فرشتوں کا معمول ودستور ہے۔ تم بھی اس کو اپنا معمول ودستور بنا کے اِس محبوب ومبارک شغل میں شریک ہو جاؤ۔

حکم اور خطاب کا یہ منفرد انداز قرآن حکیم میں صرف صلوٰۃ وسلام کے اس حکم ہی کیلئے اختیار کیا گیا ہے لیکن کسی دوسرے اعلیٰ سے اعلیٰ عمل کیلئے نہیں کہا گیا کہ خدا تعالیٰ اور اُس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں تم بھی کرو بلاشبہ صلوٰۃ وسلام کا یہ بہت بڑا امتیاز ہے اور یہ حبیب خدا ﷺ کے مقام محبوبیت کے خصائص میں سے ہے۔ صاحب روح البیان لکھتے ہیں کہ یہ اعزاز واکرام جو اللہ جلَّ شَانہٗ نے حضور نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا ہے اُس اعزاز سے بہت بڑا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کروا کر عطا فرمایا تھا اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ کے اس اعزاز واکرام میں اللہ جلَّ شَانہٗ خود بھی شریک ہیں بخلاف حضرت آدم علیہ السلام کے اِس

Marfat.com

اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

عقل دُور اندیش میداند کہ تشریف چنیں

ہیچ دیں پرور ندید وہیچ پیغمبر نیافت

ترجمہ: اہل عقل ودانش جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ذات شریف جیسا نہ تو دین کی ترویج و پرورش کرنے والا دیکھا گیا اور نہ آج تک کوئی ایسا پیغمبر ہوا، اور نہ ہوگا۔

☆ دوامی حیثیت صلوٰۃ:

اس آیت شریفہ کو لفظ اِنَّ کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔ نبی ﷺ پر یہ سلسلہ ہر آن ہر ساعت اور ہر لمحہ جاری وساری ہے اس میں کوئی وقفہ، کوئی ٹھہراؤ اور کوئی تعطل نہیں اِس میں دن رات اور وقت کا کوئی تعین نہیں۔ روز قیامت جب کائنات کی ہر شے فنا ہوجائے گی لیکن نبی کریم ﷺ پر درود وسلام جاری رہے گا کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ ہمیشہ کیلئے ہیں۔ اور وہ خود حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

حضرت ابو العالیہ رحمتہ اللہ علیہ نے جو تابعین میں سے ہیں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی صلوٰۃ فرشتوں کے سامنے اپنے نبی ﷺ کی ثنا اور اُن کی بزرگی بیان فرماتا ہے۔ اور حضور اقدس ﷺ پر فرشتوں کی صلوٰۃ کے معنی فرشتوں کا دُعا کرنا اور بارگاہِ الٰہی میں عزت اور عظمت کے اضافہ کی درخواست کرنا ہے اور مومن کی صلوٰۃ کے معنی بھی زیادتی وبرکت کو طلب کرنا ہے۔

حضرت اِمام بیضاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ میں آقائے دوعالم ﷺ کی عظمت اور شرف کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ اور آپ ﷺ کی شان کی رفعت کا بیان ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْ اعَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور اے ایمان والو تم بھی اِس بات کی کوشش کرو کہ حضور ﷺ کی ذات والا صفات کی برتری کو بیان

Marfat.com

کیا جائے تمہارے لئے یہ بات زیادہ بہتر ہے اور کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) اور کہو السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پھر کہا ان احکام پر عمل کرو اور فرمانبردار بن جاؤ یہ آیت فی الجملہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر صلوٰۃ وسلام کے وجوب پر دلالت کرتی ہے یعنی آپ ﷺ کی ذات والا صفات پر درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔

عارف صاویؒ نے اپنے حاشیہ جلالین میں اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا۔ اس آیت میں دلیل ہے اس بات کی کہ حضور علیہ السلام رحمتوں کے مہبط اور علی الاطلاق افضل الخلق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی پر صلوٰۃ کا مطلب ہے اُس کی رحمت جو آپ ﷺ کی تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور اللہ کی رحمت غیر نبی پر مطلق رحمت ہوتی ہے جیسے فرمان باری ہے۔ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وہی تو ہے جو اپنے فرشتوں کے ہمراہ تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔

اب دونوں قسم کی صلوٰۃ میں فرق دیکھئے۔ اور دونوں مقامات میں جو فضیلت ہے وہ ملاحظہ فرمایئے اور فرشتوں کی صلوٰۃ حضور علیہ السلام کیلئے اُس چیز کی دُعا مانگنا ہے جو آپ کے شایان شان ہے اور وہ رحمت ہے جو تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اَب حضور ﷺ کی رحمت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تابع ہو کر ہر شے کو شامل ہو گئی۔ پس دُرود شریف تمام رحمتوں کا محل اور تجلیات کا منبع بن گیا اور فرمان باری تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ کا معنی ہے آپ ﷺ کیلئے اُس چیز کی دُعا کرو جو آپ ﷺ کے شایان ہے اور فرشتوں اور اہل ایمان کی صلوٰۃ میں حکمت یہ ہے کہ ان کو فضل وشرف حاصل ہو کیونکہ اُنھوں نے مطلق صلوٰۃ میں اللہ تعالےٰ کی اقتداء کی ہے اور حضور ﷺ کی تعظیم کا اظہار ہو اور آپ ﷺ کے مخلوق پر جو حقوق ہیں اُن کا کچھ نہ کچھ بدلہ ہو جائے کیونکہ اُنھیں جو بھی نعمت ملی ہے حضور ﷺ ہی کے واسطہ سے ملی ہے آپ ﷺ ہی سب سے بڑا وسیلہ ہیں اور جس کو کسی سے نعمت ملے اُس پر فرض ہوتا ہے کہ وہ بھی جواب میں

Marfat.com

اُس کا بدلہ دے پس تمام مخلوق کا آپ ﷺ پر درود شریف بھیجنا آپ ﷺ کے فرضِ حقوق میں سے کچھ کا بدلہ دینا ہے۔ ابن عطاء کی روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے صلوٰۃ بمعنی وصال ہے ملائکہ کی طرف سے رفعت اور اُمت کی طرف سے پیروی ومحبت ہے۔

حضرت امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ابوالقاسم القشیری نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ کے تحت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ اُمت کی طرف سے اُس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں کوئی نہ کوئی خدمت ہو جس کے عوض آپ کی طرف سے اُسے نعمت شفاعت نصیب ہو۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کو حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کے عوض دس رحمتیں نازل فرمانے کا اعلان فرمایا اس میں اشارہ ہے یہ کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی مزید عنایت کا محتاج رہتا ہے اور کسی وقت بھی اُس سے مستغنی نہیں ہوسکتا ہے۔ جب رسول اللہ، اللہ تعالےٰ کی رحمت وسلامتی کے محتاج ہیں تو نبوت سے بڑھ کر تو کوئی رُتبہ ہی نہیں ہے۔

الدر المنفود میں حضرت اِمام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے کہ اللہ تعالےٰ کا حضور ﷺ اور آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے والوں پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ پر اور اُن پر انواع واقسام کی عزت وتکریم کی بارش کرتا ہے اور ان پر بہترین نعمتیں نازل فرماتا ہے۔ رہا ہمارا اور ملائکہ کا آپ ﷺ پر دُرود شریف بھیجنا جیسا کہ آیت مبارکہ میں بیان ہوا سو وہ ایک سوال اور التجا ہے مندرجہ بالا چند تشریحات سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کے معنی میں بہت وُسعت ہے تکریم وتشریف، اعلیٰ شان، قرب خاص، عزت وحرمت، باران عنایات خاصہ اظہار فضل وکرامت رفع قدر ومنزلت فضائل ومناقب، مدح وثنا، رفع ذکر ومراتب، محبت وعطوفت، کرم نوازش، عنایت ومہربانی، برکت ورحمت اِرادۂ خیر ودُعائے خیر۔ اِن سب پر صلوٰۃ کا مفہوم

حاوی ہے۔اس لیے اس کی نسبت اللہ اور اُس کے فرشتوں کی طرف اور ایمان والے بندوں کی طرف یکساں طور پر کی جاسکتی ہے۔البتہ فرق یہ ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ اُس کی شانِ عالی کے مطابق ہوگی اور فرشتوں کی طرف سے اُن کے مرتبہ کے مطابق اور مومنین کی طرف سے اُن کی حیثیت کے مطابق ہوگی۔اِس بنا پر آیت مبارکہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ کریم اپنے نبی کریم ﷺ پر خاص الخاص عنایت ونوازش، بڑا پیار اور حد درجہ لطف ومحبت ہے اور اُن کی مدح وستائش کرتا اور عظمت وشرف کے بلند ترین مقامات تک اُن کو پہنچانا چاہتا ہے اور فرشتے بھی اُن کی تکریم وتعظیم اور مدح وثنا کرتے ہیں اور اُن کیلئے بارگاہِ خداوندی میں بیش از بیش الطاف وعنایات اور رفع درجات کی دُعائیں کرتے ہیں۔

اے ایمان والو! تم بھی ایسا ہی کرو اور آپ ﷺ کیلئے اللہ تعالےٰ سے خاص الخاص لطف وعنایت، محبت وعطوفت، درجات کی رِفعت، پورے عالم کی سیادت وامامت مقام محمود اور قبولیت شفاعت کی دُعا کیا کرو اور آپ ﷺ پر تحفہ سلام بھیجا کرو۔

☆ اُمتِ مصطفیٰ کا اِعزاز:

علامہ سیّد محمود آلوسی بغدادیؒ نے تفسیر رُوح المعانی میں فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کے سوا کسی اُمت کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے نبی پر دُرُود وسلام بھیجیں پس یہ اُمت محمدیہ کی خصوصیت ہے'' پس ہمیں اَپنی قسمت پر نازاں ہونا چاہیئے اور حضور نبی کریم ﷺ پر تحفہ دُرُود و سلام بھیجنے میں ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اِس مادّی دُنیا میں پھلوں اور پھولوں کو الگ الگ رنگتیں دی ہیں اور اُن میں مختلف قسم کی خوشبوئیں رکھی ہیں ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است اِسی طرح مختلف عبادات اور اَذکار ودعوات کے الگ الگ خواص وبرکات ہیں۔

دُرُود شریف کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ خلوصِ دل سے اِس کی کثرت اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

خاص نظر رحمت ، رسول اللہ ﷺ کے رُوحانی قرب اور آپ ﷺ کی خصوصی شفقت و عنایت حاصل ہونے کا خاص الخاص اور قریب ترین وسیلہ ہے ۔ ذرا غور کریں !۔اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کا فلاں بندہ آپ کیلئے اور آپ کے گھر والوں کیلئے اور سب متعلقین کیلئے اچھی سے اچھی دعائیں برابر کرتا رہتا ہے اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے اتنا نہیں مانگتا جتنا آپکے لئے مانگتا ہے اور یہ اُس کا محبوب ترین مشغلہ ہے تو آپ کے دل میں اُس کی کیسی قدر و قیمت اور خیر خواہی کا عمدہ جذبہ پیدا ہوگا ۔ پھر جب اللہ کا وہ بندہ آپ سے ملے گا اور آپ کے سامنے آئے گا تو آپ کس طرح اُس سے ملیں گے ۔ اِس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ کا جو بندہ ایمان و اِخلاص کے ساتھ رسُول اللہ ﷺ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھے اُس پر آپ ﷺ کی کس قدر نظر الطاف و عنایت ہوگی اور قیامت و آخرت میں اُس کے ساتھ آپ ﷺ کا معاملہ کیسا ہوگا اور رسول مقبول ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا جو مقام حاصل ہے اُس کو پیش نظر رکھ کر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اُس بندہ سے اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوگا اُس پر اللہ کریم کا کیسا کرم ہوگا ۔

☆ خطاب لطف و کرم :

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضورِ اکرم ﷺ کی ایسی قدر و منزلت اور اعزاز و اکرام ہے کہ حق تعالیٰ نِدا کے وقت آپ کو وصف نبوت و رسالت کے ساتھ مخاطب فرماتے ہیں یعنی اے نبی اے رسول ﷺ اور دیگر تمام انبیاء کرام کو اُن کے ناموں کے ساتھ یاد فرمایا ہے چنانچہ فرمایا یا آدم، یا نوح ، یا موسیٰ ، یا عیسیٰ ، مگر اللہ تعالےٰ نے حضور پاک ﷺ کو 'یا مزمل' 'یا مدثر' اور نام کی بجائے نبی جیسے محبت آمیز الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے جیسا کہ اِس آیت مبارکہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو نبی کے لفظ کیساتھ ذکر کیا محمد ﷺ کے لفظ سے خطاب نہیں کیا ارباب ذوق اور اہل محبت پر ظاہر ہے کہ اِس میں کتنی محبت کتنا پیار اور مہربانی جلوہ گر ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے الرصاص رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ۔

Marfat.com

"ہمارے نبی ﷺ کے بہت سارے اسمائے مبارکہ اور صفات عالیہ ہیں مگر یہاں النّبی فرمایا اِس میں یہ راز مضمر ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی سب سے عام صفت جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرف فرمایا اور دیگر اپنے نبیوں کو آپ کے ساتھ شریک کیا اور بجز انبیائے کرام کے دوسرے کسی کو عطا نہیں فرمایا وہ ہے اللہ تعالیٰ کا آپ کو اپنے غیب پر مطلع اور باخبر کرنا اور اپنے اَسرار و رُموز سے آپ کو آگاہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اِس بارے میں اتنا کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کے حصے میں نہیں آیا علم و عقل اور فہم و ادراک اِس کا اندازہ کرنے سے قاصر ہیں۔ گویا رَبُّ العزت اِس حقیقت کی طرف اِشارہ فرمارہا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کو علوم لدنیہ اور عطائے ربانیہ سے مخصوص فرمایا کہ آپ کا شرف و مقام ظاہر ہو۔ اِسی طرح اُس نے آپ ﷺ کو دُرُود شریف کے ساتھ مختص فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ اُس کی بارگاہ میں حضورِ اقدس ﷺ کا کیا مرتبہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پس اب صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجئے آپ ﷺ نے یہ دُرُود شریف اِرشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد یعنی اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کا طریقہ بتلادیا کہ تمھارا دُرُود بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدلآباد تک اپنے نبی یعنی مجھ پر نازل فرماتا رہے کیونکہ اُس کی رحمتوں کی کوئی حد ونہایت نہیں یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اِس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازِل فرمائے وہ عاجز وناچیز بندوں کی طرف منسوب کردی جائیں گویا ہم نے بھیجی ہیں حالانکہ ہر حال میں رحمت

Marfat.com

بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت کہ سیّدالانبیاء ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں اُنکے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کر سکے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے درخواست کا فلسفہ:

بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اِس پر مسلمانوں کا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ تو دُرود بھیج محمد ﷺ پر مضحکہ خیز ہے یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو وہی چیز اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کی طرف لوٹا دی بندوں نے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو خود حضورِ اقدس ﷺ سے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہ کرام نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی۔ حضور اقدس ﷺ نے یہی تعلیم فرمایا۔ دوسرے اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جَلَّ شَانُہٗ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازِل کر، یہ اُس سے بہت ہی اُونچا درجہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔

علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ القول البدیع میں فرماتے ہیں میں نے امام ابو اللیث مصطفےٰ الترکمانی کے مقدمہ کی شرح میں یہ عبارت پڑھی ہے کہ

"اگر کہا جائے کہ اِس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہم کو حکم دیا کہ ہم نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجیں اور ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جَل شَانَہٗ سے اُلٹا سوال کریں کہ وہ دُرود بھیجے یعنی نماز میں ہم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں۔ اِس کا جواب یہ ہے حضور پاک ﷺ کی ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب ونقائص ہیں۔ پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسی شخصیت کی مدح وثنا کیونکر کر سکتا ہے جو پاک ہے اِس لیے ہم اللہ تعالیٰ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رَبّ طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔

Marfat.com

ایسے ہی علامہ نیشا پوری نے بھی نقل کیا ہے کہ اُنکی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّيْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیے۔ اِس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اِس سے قاصر ہے اس لیے اپنے ربّ ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تو اِس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جَلَّ شَانُہٗ ہی ہے اور ہماری طرف سے اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دُعا کی ہے۔

ابن ابی حجلہ نے بھی کچھ اِس طرف اشارہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اُمت کو جو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی تعلیم دی تو اس میں حکمت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر دُرود بھیجنے کا ہم کو حکم دیا تو ہم اِس واجب کو ادا کرنے کے قابل نہ تھے تو ہم نے یہ فریضہ اُنہی کی طرف پھیر دیا کیونکہ وُہی بہتر جانتا ہے کہ آپ کے شایان شان دُرود شریف کیسے بھیجا جائے یہ ایسے ہی ہے جیسے حضور اکرم ﷺ نے حمد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا۔

لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ میں تیری ثنا کما حقہ نہیں کرسکتا۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود دُرود شریف سے اللہ تعالےٰ جَلَّ شَانُہٗ کی بارگاہ میں اُس کے امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضورِ اقدس ﷺ کے جو حقوق ہم پر ہیں اُس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔

شیخ عزیز الدین عبد السلام اپنی کتاب مسمّٰی بہ شجرۃ المُعارِف میں فرماتے ہیں کہ ہماری طرف سے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا بارگاہِ ربّ العزت میں ہماری سفارش وشفاعت کرنا نہیں ہے اِس لیے کہ ہم جیسے اُمتی کی سفارش آپ ﷺ جیسے نبی کیلئے نہیں ہوتی ہے لیکن حق تعالیٰ نے ہمیں حقوق بجالانے اور شکر گزاری کرنے کا حکم ہر اُس شخص کیلئے دیا ہے جو احسان کرے۔ بالخصوص اُس عظیم اِحسان وعطا کی بنا پر جو فخرِ دوعالم ﷺ نے ہم پر فرمایا ہے چونکہ ہم کما حقہ اِس کا بدل ادا کرنے سے عاجز تھے لہذا بارگاہِ ربّ العزت میں ہی دُعا

کرتے ہیں کہ وہی حضور اقدس ﷺ کی عظمت وشرف کے لائق اور اپنے حبیب ﷺ کی اُس عزت وکرامت کے مطابق جو اُس کی بارگاہ میں ہے رحمت وبرکت اور تعظیم نازل فرمائے۔

☆ دُرود وسلام میں امتیاز:

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اِس کی وجہ کیا ہے کہ صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کی طرف کردی گئی اور سلام کی نسبت اُن کی طرف نہیں کی گئی حالانکہ اہل ایمان کو دونوں کا حکم فرمایا گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اِس کا جواب یوں ہے کہ سلام کے دو معنی ہیں ایک تحفہ وہدیہ اور دوسرا اطاعت وانقیاد۔ پس مومنین کو تو اِن دونوں کا حکم دیا کہ اُن کی طرف سے یہ دونوں معنی صحیح ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کی طرف اِطاعت کی نسبت جائز نہیں لہذا اِس وہم کو ختم کرنے کیلئے اُن کی طرف سلام کی نسبت نہیں فرمائی گئی۔

جو احتمال ابن حجر نے ذکر کیا ہے اِس کو امام جعفر بن محمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں۔ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ تم کو جس بات کا حکم دیں اُس پر دِل وجان سے راضی رہو۔

امام سخاوی نے کہا کہ سلام کے معنی میں اِختلاف کیا گیا ہے کچھ نے یہ معنی کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر وہ سلام ہو جو اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور تاویل یہ کی آپ خیرات وبرکات سے خالی نہ ہوں اور آپ ہمیشہ ناپسندیدہ باتوں اور آفات سے محفوظ رہیں۔ کیونکہ ایسے اُمور میں اللہ تعالیٰ کا اِسم گرامی اِسی توقع پر ذکر کیا جاتا ہے کہ اِس میں خیر وبرکت کے تمام معانی جمع ہیں اور خرابی وفساد کے عوارِض معدوم ہوتے ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ سلام بمعنی سلامتی ہو یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو برائی اور نقائص سے سلامت رکھے۔ پس جب تم کہتے ہو۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اِس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ الٰہی! حضرت محمد ﷺ کی یہ دعوت زمانہ کے ساتھ ساتھ بُلند سے بُلند تر ہوتی رہے۔ آپ ﷺ کی اُمت میں اضافہ ہو اور آپ ﷺ کا ذِکر وقت گزرنے

Marfat.com

کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

☆ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ (پارہ ۵، سورہ نساء آیت ۶۵)

ترجمہ: تمھارے ربّ کی قسم یہ مومن نہیں ہوسکتے تاوقتیکہ تم کو اپنے باہمی جھگڑوں میں حاکم نہ مان لیں۔ پھر تمھارے فیصلوں پر دِلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی خوشی سرِ تسلیم خم کردیں۔

☆ دُرودوسلام کا مقصد:

یہاں ایک بات یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ درودوسلام اگرچہ بظاہر رسول اللہ ﷺ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ایک دُعا ہے لیکن جس طرح کسی دوسرے کیلئے دُعا کرنے کا اصلی مقصد اُس کو نفع پہنچانا ہوتا ہے اِس طرح رسول اللہ ﷺ پر درودوسلام کا مقصد آپ ﷺ کی ذاتِ پاک کو نفع پہچانا نہیں ہوتا ہماری دُعاؤں کی آپ ﷺ کو قطعاً کوئی احتیاج نہیں ۔ بھلا بادشاہوں کو فقیروں مسکینوں اور ناتوانوں کے تحفوں اور ہدیوں کی کیا ضرورت ہے۔

لہذا جس طرح اللہ تعالیٰ کا ہم بندوں پر حق ہے کہ اُس کی عبادت اور حمدو تسبیح کے ذریعہ اپنی عبدیت اور عبودیت کا نذرانہ اُس کے حضور پیش کریں اور اِس سے اللہ تعالیٰ کو کوئی نفع نہیں پہنچتا بلکہ وہ خود ہماری ضرورت ہے اور اس کا نفع ہم ہی کو پہنچتا ہے۔

اِسی طرح وجہِ وجُودِ کائنات ﷺ کے محاسن و کمالات، پیغمبرانہ خدمات اور اُمت پر عظیم اِحسانات کا یہ حق ہے کہ اُمتی آپ ﷺ کے حضور عقیدت و محبت، وفا کیشی و نیازمندی کا ہدیہ اور ممنونیت وسپاس گزاری کا نذرانہ پیش کریں۔ اِس کیلئے درودوسلام کا یہ طریقہ دیا گیا ہے اور جیسا کہ عرض کیا گیا اِس کا مقصد آپ ﷺ کو کوئی نفع پہنچانا نہیں ہوتا بلکہ اپنے ہی نفع کیلئے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثوابِ آخرت اور رسول مقبول ﷺ کے رُوحانی قرب اور اُن کی خاص الخاص

Marfat.com

نظرِ عنایت و کرم حاصل کرنے کیلئے درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں ابن عربی سے نقل کیا ہے کہ حضورِ اکرم، شفیع معظم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کا فائدہ دراصل صلوٰۃ و سلام بھیجنے والے کیلئے ہی ہے بایں سبب کہ صلوٰۃ و سلام عرض کرنا مضبوطی عقیدت، خلوصِ نیت، اظہار محبت، و مداومت بر طاعت، معرفت حق اور اُس واسطہ کے احترام پر دلالت کرتا ہے جو رحمت دو عالم ﷺ کی ذات مبارکہ سے ہیں اور حضورِ اقدس ﷺ کیلئے دُعا کرنے اور حضور نبی کریم ﷺ کیلئے فیض اور خیر و برکت کی استدعا کرنا درحقیقت مخلوق کے لئے دُعا کرنا ہے۔

علامہ اِبن حجر نے الدر المنضود میں لکھا ہے کہ اِس کا تمام تر فائدہ درود شریف پڑھنے والے کو ہے کیونکہ کثرت درُود اِس بات کی دلیل ہے کہ اِس کا عقیدہ صحیح اور نیت خالص ہے اِس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ دائمی اِطاعت نصیب ہوتی ہے اور اُس وسیلہء جلیلہ کا احترام پیدا ہوتا ہے پس یہی آپکی وہ محبت و توقیر ہے جو ایمان کا سب سے بڑا شعبہ ہے کہ اُسی میں حضور پاک ﷺ کا شکریہ ادا ہوتا ہے جو ہم پر واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ کے ہم پر عظیم اِحسانات ہیں کہ آپ ﷺ نے ہم کو جہنم سے بچایا اور دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ سو دُرود شریف پڑھنے والا درحقیقت اپنے لیے دُعا کر رہا ہے اور اپنی ہی ذات کی تکمیل کر رہا ہے۔

☆ ایصالِ ثواب باعثِ رحمت و مغفرت:

ہدیہ درود و سلام اور ہدیہ ایصال ثواب کے حوالہ سے مندرجہ ذیل مثال پر خوب غور کریں ایک عظیم الشان وسیع و عریض سلطنت کا بادشاہ ہو اُس کی سلطنت میں مال و دولت کی ریل پیل ہو خزانے لامحدود و بے شمار ہوں۔ ہر خزانے کا طول و عرض آسمانوں سے زمین تک

Marfat.com

ہو۔ ایسا ہر خزانہ یاقوت، سونا، چاندی، غلّہ، مالیات سے بھرا ہوا ہو۔ پھر ایک فقیر جس کے پاس اُس کی ساری حکومت میں دو روٹیوں کے سوا کچھ نہیں اُس نے بادشاہ کا ذکر سُنا ہوا اور اُس کے دِل میں بادشاہ کی محبت و عظمت شدت سے جاگزیں ہوئی ہو۔ اور اُس نے بادشاہ کی تعظیم و محبت سے سرشار ہو کر ایک روٹی اُس کو دے دی تو جس بادشاہ کے مال و دولت کی کوئی حد نہیں اُس ایک روٹی کی کیا حیثیت ہے؟ اُس کے ہاں تو اُس روٹی کا ہونا نہ ہونا برابر ہے پھر بادشاہ کو اپنے وسیع کرم سے فقیر کی غربت اور اُس کی تگ و دو کی غرض و غایت معلوم ہوئی اور اُسے اُس کی سچی محبت اور اُس کے دِل میں اپنی عظمت کا علم ہوا اور یہ بھی کہ اُس نے روٹی کا نذرانہ صرف اِسی مقصد کے لیے پیش کیا ہے اور اگر اُس کے پاس کچھ زیادہ ہوتا تو وہ بھی نذر کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے بادشاہ اُس فقیر سے بھی خوشی و مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اُس کے نذرانے سے بھی کہ اُس کے دِل میں بادشاہ کی عظمت اور سچی محبت ہے یہ خوشی کچھ اِس وجہ سے نہیں ہوتی کہ بادشاہ کو اُس روٹی سے فائدہ ہوا ہے۔ بہرحال اب وہ اُس روٹی کے عوض اُس کو اتنا کچھ دے گا کہ وہ اُس کو شمار نہ کر سکے۔ یہ سب کچھ اُس فقیر کی سچی محبت اور تعظیم کی وجہ سے ہوا نہ اس لیے کہ بادشاہ نے روٹی سے فائدہ حاصل کیا اِس مثال سے ہدیۂ درود و سلام اور ہدیہ ثواب کا مسئلہ سمجھ لیجئے۔

☆ درود میں بے پناہ حکمتیں:

حضرت اِمام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب احیاء العلوم کے ایک طویل مقالہ کی شرح میں شارح نے فرمایا کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ پر پڑھا جانے والا دُرود اِس لیے بڑھتا ہے کہ دُرود شریف بجائے خود ایک نیکی بلکہ کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے۔

☆ کیونکہ اولاً تو اللہ تعالیٰ پر اِیمان کی تجدید ہوتی ہے۔

Marfat.com

☆ پھر رسول اکرم ﷺ پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔

☆ پھر آپ ﷺ کی تعظیم کی تجدید ہوتی ہے۔

☆ پھر آپ ﷺ کیلئے عزت و عظمت طلب کرنے سے تجدید عنایت ہوتی ہے۔

☆ پھر یوم قیامت پر ایمان کی تجدید اور کئی قسم کی کرامات ہیں۔

☆ پھر اللہ تعالیٰ کے ذِکر کی تجدید ہوتی ہے اور نیکیوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے

☆ پھر آپ ﷺ کے آل پاک کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے کیونکہ آل پاک کی نسبت بھی آپ ﷺ ہی کی طرف ہے۔

☆ پھر آل پاک سے اِظہار محبت کی تجدید ہوتی ہے جب کہ خود سرور کائنات حبیب کبریا ﷺ نے بجز اِس کے کسی چیز کا اپنی اُمت سے سوال نہیں کیا کہ آپ ﷺ کے اہل قرابت سے محبت کی جائے۔

☆ پھر اِس میں دوران دُعا تضرع اور عجز و نیاز ہے اور دُعا عبادت کا مغز ہے۔

☆ پھر اِس میں تجدید اعتراف ہے کہ تمام اختیار اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ بایں ہمہ جلالت قدر و مرتبہ رحمت خداوندی کے حق دار ہیں۔

☆ پس یہ دس نیکیاں اُن کے سوا ہیں جن کا شریعت نے ذِکر کیا ہے مثلاً یہ ایک نیکی دس کے برابر اور بُرائی ایک کی ایک ہی رہے گی۔ حضرت اِمام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شارح نے ایک فائدہ تحریر فرمایا ہے کہ دُرود شریف سے ذکر خُدا کی تجدید ہوتی ہے اِسے یوں کہنا چاہیے کہ ہادی کائنات فخر موجودات ﷺ پر دُرود شریف پڑھنا ذِکر خُداوندی کی افضل ترین قسموں میں سے ہے۔

حضرت اِمام نووی نے الاذکار میں فرمایا کہ ہمارے نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے پر سب کا اجماع ہے اِسی پر مستقل طور پر قابل ذکر ہستیوں مثلاً دُوسرے انبیاء کرام اور فرشتوں پر اُس کے جواز و استحباب پر اِجماع ہے۔اس پر بھی علماء کا اِتفاق ہے کہ غیر انبیاء کو صلوٰۃ میں انبیاء کے تابع کر دینا جائز ہے۔پس یُوں کہا جائے گا۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وذُرِّیَّتِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ۔کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث موجود ہیں اور تشہد میں ہمیں اِس کا حکم دیا گیا ہے اُور سلف نماز کے باہر بھی ہمیشہ اِس پر عمل پیرا رہے ہیں رہا سلام تو اِس بارے میں ہمارے اصحاب میں سے شیخ ابومحمد الجوینی نے فرمایا کہ یہ بھی صلوٰۃ کے حکم میں ہے۔پس غائب کیلئے اِستعمال نہیں ہوگا اُور انبیاء کے بغیر کسی اُور پر مستقلاً نہیں بولا جا سکتا لہٰذا علیہ السّلام نہیں کہا جا سکتا۔اِس میں زندہ اُور مُردہ برابر ہیں۔ہاں حاضر کو سلام کے ساتھ مخاطب کیا جا سکتا ہے۔پس یوں کہا جا سکتا ہے۔سَلَامٌ عَلَیْكَ، سَلَامٌ عَلَیْکُمْ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلَیْکُمْ اِس پر سَب کا اجماع ہے۔

☆ مسالک فقہا:

اُمت کے فقہا اِس پر تقریباً متفق ہیں کہ سُورۃ احزاب کی اِس آیت مبارکہ کی رُو سے حضور نبی کریم ﷺ پر دُرود و سلام بھیجنا ہر فرد اُمت پر فرض ہے۔پھر آئمہ اُمت میں حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق حضرت اِمام احمد رحمتہ اللہ علیہ بھی اِس کے قائل ہیں کہ خاص کر ہر نماز کے قعدۂ اخیر میں تشہد کے بعد دُرود شریف پڑھنا واجبات نماز میں سے ہے۔اگر دُرود شریف نہ پڑھا جائے تو اِن آئمہ کے نزدیک نماز ہی نہ ہوگی۔

لیکن حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ علیہ اُور حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اُور اکثر دُوسرے فقہاء

Marfat.com

کا مسلک یہ ہے کہ قعدہ میں تشہد تو بے شک واجب ہے جس کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ پر سَلام بھی آجاتا ہے لیکن اِس کے بعد مستقلاً دُرود شریف پڑھنا فرض یا واجب نہیں بلکہ ایک اہم اَور مبارک سنت ہے جس کے چھوٹ جانے سے نماز میں بہت بڑا نقص رہ جاتا ہے۔

مگر اِس اِختلاف کے باوجود اِس پر تقریباً سب متفق ہیں کہ اِس آیت مبارکہ کے حکم کی تعمیل میں رسُول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا ہر مسلمان پر اُسی طرح فرض عین ہے جس طرح آپ ﷺ کی رِسالت کی شہادت دینا، جس کیلئے کسی وقت اَور تعداد کا تعین نہیں کیا گیا ہے اور اِس کا ادنےٰ سے ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ پڑھ لے اَور پھر اُس پر قائم رہے۔ الغرض حضورِ اکرم ﷺ پر دُرود پڑھنا اِتنا ضروری ہے کہ اِسے کسی صورت میں ترک نہیں کیا جاسکتا۔ اِس نیک کام سے وُہی شخص غافل ہوسکتا ہے۔ جس میں نیکی کی رمق باقی نہ ہو۔

☆ خلاصہ بیان:

اِس آیت مبارکہ میں جیسی شاندار تمہید اور جس پُر وقار اِہتمام کے ساتھ اہل ایمان کو صلوٰۃ وسلام کا جانفزا حکم دیا گیا ہے۔ اُس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِس کی کتنی اہمیت وعظمت ہے۔ ایک عبد یعنی محبوب کریم ﷺ کی محبوبیت اَور فضیلت کا اِس سے بڑھ کر اَور کوئی درجہ تصور میں بھی لانا مُحال ہے۔

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے حبیب فخرِ دوعالم ﷺ کو رحمت للعالمین بنایا اَور گنہ گار اُمتیوں کے حق میں اُنھیں رؤف ورحیم فرمایا۔ پس حُضور پُرنور ﷺ ہمارے حق میں شفیع المذنبین ٹھہرے۔ خود سرورِ دُنیا ودیں خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "میں اللہ کا حبیب ہوں۔" علماء نے لکھا ہے حبیب اللہ ﷺ کا لقب سب سے اُونچا اَور ارفع واعلیٰ ہے۔ اَور جو چیز سیّد الاولین

Marfat.com

والآخرین ﷺ کو دیگر انبیاء کرام سے ممتاز کرتی ہے وہ آپ ﷺ کا اللہ کا محبوب ہونا ہے۔ایک خاص محبت کے ساتھ جو حضور اقدس ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔

ایسے اَرفع واعلیٰ شان والے محسن اعظم کے احسانات کے ادنیٰ بدلہ اُور اُدائیگی حقوق سے ہم پُرتقصیر سراسر عاجز وقاصر ہیں۔لیکن ربّ کریم نے ہماری بے بسی وعاجزی پر کمال لطف وکرم فرما کر اِس کیلئے ایک بہت بڑے لیکن نہایت آسان عمل کا حکم خصوصی شان واہمیت سے دُرود شریف کی صورت میں فرمادیا۔اِس لحاظ سے یہ آسان عمل نہایت محبوب عمل ٹھہرا۔

چیدہ چیدہ خصوصی عنوانات

اونچی آواز سے درود شریف پڑھنا ذریعہ مغفرت ہے

ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص جس کا نام مسطح تھا اپنی زندگی میں لاپرواہ اور غفلت میں زندگی بسر کرتے دیکھا تھا بے باک تھا گناہوں سے پرہیز نہ کرتا تھا۔

مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو اُس سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

اُس نے کہا اللہ شانہٗ نے میری مغفرت کردی میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی؟

اُس نے بتایا میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کررہا تھا اُستاد نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت اونچی آواز سے درود پڑھا،میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا حق تعالیٰ نے اُس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی۔

نزہتہ المجالس میں ایسے کئی واقعات پڑھے جاسکتے ہیں جن میں کسی شریک مجلس نے اونچی آواز سے درود پڑھا تو اُس کی آواز سن کر اہل مجلس نے بھی اونچی آواز سے درود پڑھا تو اُس مجلس میں شریک سب لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی۔

فضائل اعمال میں مصنف مولانا محمد ذکریا نے ایسے کئی واقعات درج کیے ہیں

فائدہ: ان واقعات سے ثابت ہوا کہ اونچی آواز سے اور بہت لوگوں کا آپس میں مل کر درود پڑھنا نہایت افضل اور بالکل جائز ہے۔اعتراض اور انکار کرنے والے اور منع کرنے والے حضرات غفلت کا شکار ہیں۔

انوار وزیارت کے حصول کا خصوصی درود شریف

نماز میں پڑھا جانے والا یہ درود شریف حصن حصین کے مطابق پڑھنا بے حد مقبول ہے۔

نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی بے شمار فوائد رحمات وحسنات کے حصول کا ذریعہ ہے محنت طلب ہے ضبط نفس اور خُشُوع و خُضُوع سے روزانہ بعد نماز عصر یا عشاء ایک ہزار بار پڑھنا قرب حضوری کا ذریعہ ہے۔

یہ درود شریف حصن حصین کے آخر میں جس طرح لکھا گیا ہے اس طرح پڑھنا چاہیے صلوٰۃ کے ساتھ سلام بھی شامل ہو جاتا ہے۔یعنی نماز میں درود ابراہیمی کے دونوں اجزاء پڑھ کر آخر میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

ناچیز کے حلقہ اثر میں تعلق رکھنے والی ایک شخصیت نے اپنے عمل کے متعلق بیان کیا ہر تین چار ماہ مسلسل یہ درود شریف پڑھنے سے مجھے خواب میں بکثرت اور گاہ بھی بیداری میں بھی زیارت سے نوازا جاتا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔خوش قسمت ہے وہ شخصیت اُسکی اتباع میں ہمیں بھی پابندی سے یہ درود پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے تاکہ ظاہری باطنی سعادتوں ورحمتوں سے بہرہ ور ہو جائیں۔

(آمین)

Marfat.com

ہر مشکل کا حل اور زیارت نبی کریم ﷺ کیلئے درودِ نور پڑھیں

درود شریف نور: ہر جمعرات بعد نماز عشاء اور سونے سے قبل ایک ہزار بار پڑھا کریں اور ہر حاجت وضرورت کے حصول کیلئے نہایت عاجزی اور انکساری سے دعا کیا کریں اور محبوب کی زیارت کیلئے فریاد کیا کریں۔

درود نور یہ ہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰه

ترجمہ: ''یارسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ کا درود ہو آپ ﷺ اللہ کے نوروں میں سے ایک نور ہیں''۔

زیارت:

حبیب کریم عَلَیہِ الصَّلوٰۃ وَالتَّسلِیم کی زیارت کیلئے نہایت موثر اور آسان وظیفہ جمعہ کی شب دو رکعت نماز ادا کریں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس (۲۵) مرتبہ سورۃ اخلاص (مکمل قل ھو اللہ) پڑھیں سلام کے بعد ایک ہزار بار درج ذیل درود شریف پڑھیں جگہ پاک ہو تنہائی ہو، اور گفتگو سے بھی پرہیز ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

ترجمہ: اے اللہ! اُمی نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود نازل فرما۔

انشاء اللہ پانچ جمعہ کے اندر اندر زیارت نصیب ہو گی معمولات و حیات میں ہمیشہ سچ بولیں اور رزق حلال کما یا کھایا کریں۔ (بحوالہ بخاری شریف)

مقبول ترین درود شریف:

درود شریف خضری مقبول ترین درود ہے نقشبندی سلاسلِ طریقت میں خصوصی طور پر یہ درود

Marfat.com

متوسلین کو پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے روزانہ کوئی سا تنہائی کا وقت مقرر کر کے کم از کم ایک تسبیح (یعنی 101 بار) پڑھا کریں اور خشوع وخضوع سے اپنی حاجت کے مطابق دعا کیا کریں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

سنی ہونے کی علامت:

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی مصنف القول البدیع نے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے۔ باجماعت اونچی آواز سے درود پڑھنا سنی ہونے کی علامت ہے۔

(مولانا محمد ذکریا سہارنپوری نے اپنی تصنیف فضائل اعمال صفحہ 635 پر سنی ہونے کا ذکر درج کیا ہے)

خصوصی اکرام کا حصول: حدیث کے شوق میں پھرتیاں دکھانے کا ثمرہ حضرت سفیان بن عینیہ سے نقل ہے کہ میرا ایک دوست میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا اسکا انتقال ہوگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز وکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے اُس نے کہا کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام پاک حدیث میں آتا تھا تو میں اس کے نیچے ﷺ لکھ دیتا تھا اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

(جمال ایمان 34)

Marfat.com

ایک اور بے مثل درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کا ثبوت

یہ افضل واعلیٰ درود شریف ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علمائے کرام اولیائے عظام علیہم الرحمۃ کی تعلیمات کے عین مطابق وموافق درود ہے۔اس کو بکثرت پڑھنا رحمت وبرکت کے حصول کا ذریعہ ہے بعض جاہل،غافل،ناخواندہ لوگ اس درود شریف کو جعلی،مصنوعی یا موضوعی درود کہتے ہیں جو سراسر غلط جھوٹ اور بکواس محض ہے۔

گذشتہ جولائی 2006ء میں حضرت علامہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی مدظلہ نے اس درود شریف کے ثبوت میں نہایت مدلل اور واضح انداز میں کتاب لکھ کر شبیر برادرز اردو بازار لاہور سے شائع کی ہے جو 350 حوالہ جات پر مشتمل ہے۔بے مثال بے نظیر اور قابل قدر اور وظیفہ کی کتاب ہے اہل محبت اس کتاب کو خرید کر پڑھیں اور اس کے مطابق تبلیغ ووعظ کیا کریں۔

یہ واقعہ کالمہ اظہر من الشمس ہے کہ جب محبوب معظم ﷺ رب العزت جل جلالہ کے حضور شب معراج میں مقام قاب قوسین میں پہنچے تو باری تعالیٰ نے الطاف وکرامات رحمات وحسنات کا بے پایاں بے مثل تحفہ رحمت یوں ارشاد فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: اے نبی! تم پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکتیں نازل ہوں۔اللہ تعالیٰ نے صرف نبی ﷺ پر سلام ورحمت اور برکت کا تحفہ ارشاد فرمایا مگر اس کے جواب میں حضور اقدس ﷺ نے پوری اُمت کو شامل کرلیا۔اُسی وقت سے حضور اقدس کی رہنمائی اور منشاء سے معراج کی واپسی کے وقت سے حبیب باری سے یہ سلام پڑھنا معمول ہوگیا۔حضور اقدس کی حیات ووفات میں اب

تک امت شرقاً غرباً، جنوباً شمالاً غاروں کی گہرائیوں، پہاڑوں کی بلندیوں، خلوت وجلوت میں امیر وغریب وعلما، صوفیا۔ مرد وخواتین میں یہ سلام مسلسل پڑھا جارہا ہے حالانکہ جن کو سلام کا اعزاز بخشا گیا وہ تمام عالم میں پوشیدہ ہیں مکہ میں رہے مدینہ میں سفر حضر میں رہے مگر اہل امت غائبانہ طور پر مصروف عمل رہتے ہیں پھر یہ عمل بھی الصلوٰۃ میں جاری ہے اور جاری رہے گا۔

اب صلوٰۃ اور سلام کے معنی کی طرف آیئے

اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا اس کے معنی ملاحظہ فرمائیں۔ اے نبی! تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اُمت ھذا واقعہ معراج کے عطیہ کو نماز کی آخری رکعت کی تشہد میں یہ سلام پڑھتی ہے نہ پڑھے تو نماز ہی نہیں ہوتی۔

درودِ ندایہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ترجمہ: اے ہمارے رسُول، محبوب، مطلوب، مقصود آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت وسلام ہو یہ ہم اہل سنت حنفی دن رات اذان سے پہلے، بعد، نماز سے پہلے، بعد، خلوت وجلوت میں پڑھتے ہیں۔ آہستہ بھی زور سے بھی دھیمی آواز سے گنگناتی اور قلبی ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں المختصر! انعام مقامِ قاب قوسین پر ملا مگر پوری اُمت مشرق، مغرب، جنوب، شمال پہاڑوں کی بلندیوں، غاروں، مزاروں، مساجد، مدارس، بلاتفریق اہل سنت والے ہر عمر میں پڑھتے ہیں جب کہ ”قاب قوسین“ سلام اور اہل اُمت کے درودا سلام والصلوٰۃ کے معنی میں ذرہ بھر فرق نہیں تو اختلاف اور اعتراض فضول ہے۔

مخزن انوار وبرکات

ہمارا علم محدود ہے ہماری سوچ اور فکر محدود ہے۔اِس کے برعکس دُرود خوانی کے فضائل لامحدود ہیں۔یہ ممکن نہیں کہ کوئی محدود کسی لامحدود تک پہنچ سکے۔حقیقت تو یہ ہے کہ درود شریف کا مضمون اک بحرِ بیکراں ہے اِس کی وسعت وگہرائی کا ہمیں اندازہ نہیں ہوسکتا ذیل میں درود شریف کے فوائد وثمرات کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔جو مختلف احادیث میں درج ہیں

☆ حضورِ اکرم ﷺ پر دُرود خوانی سے حکم خداوندی کی تعمیل ہوتی ہے۔

☆ نبی محترم ﷺ پر درود بھیج کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ درود بھیجنے میں موافقت ہوتی ہے۔گو نوعیت میں ہماری صلوٰۃ اور اللہ تعالےٰ کی صلوٰۃ مختلف ہیں کیونکہ ہماری صلوٰۃ تو دعا اور سوال ہے اور اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ ثنا ورحمت ہے۔

☆ درود خوانی میں ملائکہ ابرار کے ساتھ موافقت ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے حبیب ﷺ پر ایک بار درود پڑھنے سے دس بار دُرود کا حصول ہوتا ہے۔حضرت اِمام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب لواقع الانوار میں سیّدی علی الخواص علیہ الرحمہ کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوٰۃ میں عدد کو دخل نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ کیلئے اِبتدا اور اِنتہا نہیں ہے۔

عدد بندے کے مرتبے کے اعتبار سے داخل ہوا ہے کیونکہ وہ زمانہ کے ساتھ مقید اور محصور ہے۔بندہ تو اپنی وسعت کے مطابق صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کے اعتبار سے درود بھیجتے ہیں۔

☆ دُرود شریف پڑھنے والے اُمتی کے دس دَرجات بلند ہوتے ہیں۔اور دس نیکیاں درج کی

Marfat.com

جاتی ہیں۔

☆ ایسے اُمتی کے نامہ اِعمال سے دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

☆ دُرودخوانی سے نبی مختار ﷺ کی شفاعت وگواہی روز قیامت نصیب ہوگی۔گنہ گار اُمتیوں کی خوش نصیبی کے کیا کہنے ۔

درِ جنت پہ کھڑا یوں رِضوان پکارے
جس کو نسبت ہے محمد ﷺ سے گزرتا جائے

☆ دُرودخوانی روزِ قیامت گناہوں کی بخشش اور عیوب کی پردہ پوشی کا باعث ہے۔

☆ دُرود شریف بندہ کے رنج وغم میں اللہ تعالیٰ کے کفایت کرنے کا سبب ہے یعنی یہ غم زیست مٹانے کیلئے کافی ہے۔

☆ دُرود پڑھنا بارگاہِ خداوندی میں ذریعہ تَوَسُّل ہے۔

☆ دُرود پڑھنا قیامت کے دن رسول خدا ﷺ سے قریب تر ہونے کا سبب ہے۔

☆ تنگ دَست کیلئے دُرود شریف قائم مقام صدقہ ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ پر دُرود شریف پڑھنا قضاء حاجات کا وسیلہ ہے۔

☆ دُرود پڑھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کی دعائے رحمت کے حاصل کرنے کا سبب ہے

☆ دُرود پڑھنے والے کیلئے دُرود شریف زکوٰۃ وطہارت ہے۔

☆ دُرود پڑھنے والے کو موت سے پہلے بشارت جنت ملتی ہے۔

☆ دُرود پڑھنے والے کو پُل صراط پر بکثرت و بے اِنتہا نور میسر ہوگا۔یعنی دُرود شریف پُل صراط پر بندہ کیلئے نور کثیر کا سبب بنے گا۔

Marfat.com

☆ دُرود شریف قیامت سے نجات کا سبب ہے۔قیامت کی حشر سامانیوں اور ہولناکیوں سے پناہ دے گا۔

☆ دُرود پڑھنے سے روزِ قیامت عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔

☆ دُرود شریف ذہن سے اُتری ہوئی اور بھولی بسری باتوں کے یاد آنے کا سبب ہے۔یعنی انسان کی کوئی چیز گم ہوجائے، چیز رکھ کر بھول جائے، اور کسی بھی معاملہ میں پریشان ہوجائے تو درود شریف پڑھنے سے تمام مسائل حل اور مشکلات ٹل جاتی ہیں۔راقم السطور کا سینکڑوں بار کا تجربہ ہے۔

☆ دُرود شریف مجالس کو پاکیزہ بنا دیتا ہے اُن کو زینت بخشتا ہے۔ایسی مجالس روزِ قیامت مجالس حسرت نہ بنیں گی۔

☆ جس مجلس میں دُرود شریف پڑھا جائے اُس مبارک مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں

☆ فرشتے دُرود خواں کے دُرود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے اوراق پر تحریر کرتے ہیں۔

☆ حضور پاک ﷺ کا اُمتی جب ایک بار محبت اور شوق سے دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراما کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ تین دِن تک ایسے اُمتی کا کوئی گناہ نہ لکھیں۔

☆ درود شریف مجلس کو تعفن اور بو سے نجات دیتا ہے۔کیونکہ جس مجلس میں ذکر خدا اور ذکر حبیب خدا ﷺ نہ ہو اور باری تعالیٰ کی حمد وثنا اور محمد مصطفٰے ﷺ پر دُرود نہ ہو وہ تعفن اور بو سے پاک نہیں ہوتی۔

☆ دُرود خوانی فقر اور تنگی کو دُور کرتی ہے اِس کے ذریعے اسباب خیر تلاش کیے جاتے

Marfat.com

ہیں۔

☆ جوکلام حمدِ خدا وصلوٰۃ بر محمد مصطفےٰ ﷺ سے شروع ہو اُس کا انجام بہ اَحسن خیر وخوبی ہوگا۔

☆ دُرود شریف دُرود خواں کی ثنا اہل زمین و آسمان کے اندر باقی رہنے کا سبب ہے کیونکہ دُرود خواں کا سوال یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اَپنے رسول علیہ السلام کی ثنا واِکرام اور شرف زیادہ فرمائے چونکہ جزا جنس عمل سے دی جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اِسی نوع کی جزا اُس کو ملے۔

☆ دُرود خواں جب حوضِ کوثر پر جائے گا تو اُس پر خصوصی عنایت ہوگی۔

☆ دُرود پاک دُرود شریف پڑھنے والے کو اُس کی اَولاد کو اور اُس کی اَولاد کی اَولاد کو نفع پہنچاتا ہے۔

☆ دُرود شریف سے وہ بھی نفع پاتا ہے جس کو اِس کا ثواب بخشا جائے یہی ایصال ثواب ہے۔

☆ دُرود خواں سخت پیاس کے دِن اَمان میں ہوگا۔

☆ دُرود خواں کو پیمانے بھر بھر ثواب ملتا ہے۔

☆ دُرود خواں کیلئے اللہ تعالیٰ کے غضب سے اَمان لکھ دیا جاتا ہے۔

☆ شفیع المذنبین ﷺ دُرود خواں کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

☆ دُرود شریف خود دُرود خواں کیلئے اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرتا ہے۔

☆ دُرود خواں کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

☆ دُرود خواں کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

☆ دُرود خواں کا دِل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔ طہارت ذات وصفائے قلب نصیب ہوتی

Marfat.com

ہے۔

☆ دُرودخواں کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور نبی کریم ﷺ کے کندھے مبارک سے چھو جائے گا۔

☆ روزِ قیامت سیّدِ دوعالم ﷺ دُرودخواں سے مصافحہ کریں گے۔

☆ منکرین دُرودشریف کی روز قیامت ناک رگڑی جائے گی۔ دُرودخواں حضور پاک ﷺ اورحضرت جبرئیل علیہ السلام کی اِس بددُعا سے نجات پاتا ہے۔

☆ دُرودخواں کی ذاتِ خاص اَور عمل وعمر ودیگر اسباب مصالح میں برکت کا باعث ہے کیونکہ دُرودخواں کی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول مقبول ﷺ اوراُن کی آل پر برکت فرمائے یہ دعا بہرحال مستجاب ہےاَور جنس کے موافق جزادی جاتی ہے۔

☆ دُرود پڑھنے والے کواُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

☆ دُرودشریف پڑھنے والے کوپُل صراط عبور کرنے میں ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ پُل صراط بجلی کی سی سرعت سے عبور ہوجائے گا جیسا کہ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے رسول خدا ﷺ کے خواب کی روئیت میں بیان کیا ہے کہ میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا جو صِراط سے گزر رہا ہے کبھی سُرین کے بل چل پڑتا ہےاَور کبھی اِس کے اُوپر گر کر رہ جاتا ہے۔ اتنے میں مجھ پر پڑھا ہوا دُرود پہنچا اَور اُس نے اُسے قدموں کے بل کھڑا کردیا اَور پار اُتار دیا۔

☆ دُرود پڑھنا برکات کا سرچشمہ ہے۔

☆ دُرود شریف وہ گنج ہائے گراں مایہ ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا

یہ حبیب رَبّ العالمین ﷺ سے والہانہ محبت اور محبت میں دَوام وزِیادتی کا سبب بنتا ہے۔ یہ صفت مراتب ایمان میں سے ایک مرتبہ ہے جس کے بغیر ایمان کامل اَور تمام نہیں ہوتا کیونکہ انسان جس قدر محبوب کا ذکر زیادہ کرے گا۔ محبوب اَور اُس کی خوبیوں کو یاد رکھے گا اَور اُن مضامین کو جو محبت بھڑکا دینے والے ہیں۔ پیش نظر رکھے گا۔ اُسی قدر اُس کی محبت بڑھے گی اَور شوق کامل ہوگا حتیٰ کہ تمام دِل پر چھا جائے گا۔ لیکن جب ذکر چھوڑ دے اَور اُس کے محاسن کو دل میں جگہ نہ دے تب محبت کم ہو جائے گی۔ جس طرح آنکھ کی ٹھنڈک دیدار دوست میں ہے اسی طرح دِل کی تسکین اُس کی اور اُس کے محاسن کی یاد ہے۔ جب یہ صفت دِل میں جگہ پکڑ لیتی ہے تو زبان سے خود بخود مدح وثنا جاری ہو جاتی ہے اَور محبوب کی تعریف ومحامد برابر بیان کیا کرتی ہے اَور اِس صفت میں کمی بیشی دراصل محبت کی کمی بیشی کے موافق ہوا کرتی ہے ۔

چنانچہ حس ومشاہدہ اِس پر شاہد ہے ۔

میں نے اِس سینے کے اندر دِل کے دوٹکڑے کئے
نصف خالق کیلئے اَور نصف ہے محبوب کے لئے

بے شک مومن کے دِل کی صفت یہی ہے کہ اس میں خدا اَور حبیب خدا ﷺ کا ذکر اَیسا لکھا ہوتا ہے کہ اُس کا مِٹنا اَور محو ہو جانا ناممکن ہے ۔

☆ دُرودشریف اللہ تعالیٰ کی رحمت پانے کا ذریعہ ہے کیونکہ یا تو رحمت ترجمہ ہے صلوٰۃ کا جیسے بعض کا قول ہے یا رحمت صلوٰۃ کے لوازِم وموجبات میں سے ہے۔ بہر حال اِس سے رحمت الٰہیہ دُرودخواں پر نازل ہوتی ہے۔

☆ محبوب خدا ﷺ پر بکثرت دُرودشریف بھیجنا شیخ فی الطریقت کی کفایت کرتا ہے۔

Marfat.com

☆ حضور اقدس ﷺ پر دُرود شریف پڑھنے والا، دُرود شریف نہ پڑھنے والے کے ظلم کی زَد سے نکل جاتا ہے۔

☆ دُرود شریف پڑھنا اہل سنت والجماعت (سنی) ہونے کی نشانی ہے۔

☆ دُرود شریف میں یہ خاصیت ہے کہ بخار میں پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتا ہے۔

☆ روزِ قیامت دُرود خواں کے اَعمال کے تلنے کے وقت ترازُو کا پلڑا بھاری ہوگا۔

☆ دُرود خواں اِس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اُس کی بدگوئی کریں۔

☆ فرائض میں جو کوتاہیاں ہوئی ہونگی دُرود شریف اُن کا کفارہ بن جاتا ہے۔

☆ دُرود خوانی تہمتوں سے برأت ونجات دِلاتی ہے۔

☆ دُرود خواں دُوسروں کے دِلوں میں محبت پیدا کرنے کا سبب ہے۔

☆ دُرود خواں کے دِل میں مسلمانوں کی محبت جاگزیں ہوتی ہے۔

☆ سرکارِ زمان ومکان ﷺ پر دورد خوانی کا جو سب سے بڑا ثمرہ ملتا ہے۔ اور جو فائدہ عظیم حاصل ہوتا ہے وہ حبیب خدا کی صورت کریمہ کا دِل میں منقش ہونا ہے۔ دِل میں محاسن نبوی متحضر ہوتے ہیں۔

☆ خوش بختی کا سِتارہ عروج پر ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے۔ اُور بسا اوقات یہ شرف عالم بیداری میں بھی نصیب ہوتا ہے۔

☆ دُرود خوانی سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ دشمنوں پر فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔

☆ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب بیس غزوات میں شرکت کرنے سے بڑھ کر ہے۔

☆ جس شخص کی عادت حضور اکرم ﷺ پر بکثرت دُرود بھیجنا ہوگی۔ اُسے یہ بڑا شرف حاصل

ہوگا کہ جانکنی کے وقت سرکار رحمت ﷺ اُس کے پاس موجود ہوں گے۔

☆ ایسے عالَم میں اللہ تعالیٰ نے جو اُس کیلئے حوریں محلّات، اَولاد اَور کثرت اَزواج پیدا کی ہے وہ اِن کو دیکھے گا اَور اَللہ ربّ العزت کی طرف سے سَلام کی مبارک باد سُنے گا۔

☆ دُرود خواں کیلئے جنت میں بیویاں بکثرت ہوں گی اَور عمدہ مقام حاصل ہوگا۔

☆ دُرود شریف پڑھنے کا اجر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

☆ آقائے دو جہاں ﷺ پر درود بھیجنے والا، اللہ کریم کی عمدہ تعریف کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

☆ جب دُرود دُعا سے اوّل ہو تو اُس دُعا کی قبولیت کی اُمید ہوتی ہے۔ کیونکہ درود شریف دُعا کو بارگاہِ ربّ العالمین میں لے جاتا ہے اَور بغیر دُرود کے دُعا زمین و آسمان کے اندر ہی روک لی جاتی ہے۔

☆ دُرود شریف کا پڑھنا حضور سیّد المرسلین ﷺ کے ادائے حق میں شامل ہے۔ اگرچہ بمقابلہ حقوق کے اَقل قلیل ہو۔ اَور اُس نعمت کی شکر گزاری میں شمار ہوتا ہے جو حضور اقدس ﷺ کے مبعوث ہونے سے ہم کو ملی ہے۔ گو نبی کریم ﷺ کے حقوق و اِستحقاق اِس قدر زِیادہ ہیں کہ اِن پر کوئی شخص عِلم و قدرت اَور اِرادہ سے اِحاطہ نہیں کرسکتا لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے کہ بندوں کی جانب سے اِس تھوڑی سی شکر گزاری اَور اَدائے حق پر خوشنودی کا اِظہار فرمادے گا

(القول البدیع۔ جذب القلوب۔ فضائل اعمال فضائل درود وسلام از فاضل نقشبندی

Marfat.com

نبیؐ کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے مقامات واوقات

نبیؐ جن مقامات، اوقات اور حالات میں درود وسلام عرض کرنے کی تاکید یا وضاحت ہے وہ ضرور سے ذہن نشین کرلیں۔

☆ نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد اگر دو رکعتوں کی نماز ہے تو دوسری رکعت کے آخر میں اور اگر تین یا چار رکعتوں کی نماز ہے تو تیسری یا چوتھی رکعت میں التحیات کے بعد۔

☆ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد ☆ جمعۃ المبارک کے خطبوں میں۔

☆ نمازِ عیدین میں ☆ خطبات عیدین میں

☆ خطبہ اور نماز استسقاء میں ☆ سورج گرہن اور چاند گرہن لگنے کے وقت

☆ نمازوں کے بعد ☆ اذان کے بعد ☆ اوقاتِ نماز کے وقت

☆ مساجد میں داخل ہوتے وقت ☆ مساجد سے باہر نکلتے وقت ☆ وضو کرتے وقت

☆ وضو کرنے کے بعد ☆ تیمم کرتے وقت ☆ پاک ہونے والے غسل کے بعد۔

☆ دعا کے اوّل اور دعا کے آخر ☆ کعبہ معظمہ دیکھنے کے وقت۔

☆ حج کے موقع پر تلبیہ (لبیک) پڑھنے کے بعد

☆ جبل صفا اور جبل مروہ پر موجود ہونے کے وقت ☆ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت

☆ منیٰ کی مسجد خیف میں ☆ عرفات کے میدان میں حج کے دِن

☆ طواف وِداع سے فارغ ہونے کے بعد

☆ مدینہ منورہ کے سفر کے دوران ☆ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت

☆ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران کثرت سے ☆ مسجد نبوی شریف میں حاضری کے وقت

Marfat.com

☆ زیارت روضۂ رسول مقبول ﷺ کے وقت

☆ آثار متبرکہ مثلاً مسجد قبا، مسجد قبلتین، مساجد خمسہ، جبل اُحد اور مقام بدر وغیرہ کی زیارت کے وقت

☆ جمعۃ المبارک کی روشن رات اور جمعۃ المبارک کے رَوشن دِن کثرت سے دُرود و سلام پڑھیں۔

☆ جمعۃ المبارک کے روز عصر کی نماز کے بعد نماز مغرب تک ☆ قضائے حاجات کیلئے

☆ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ☆ مجلس کو خطاب کرتے وقت اور اختتام پر جو خدا اور شعائرِ اسلام کیلئے ہو ☆ حفظِ قرآن کے وقت

☆ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرتے وقت ☆ قرآن مجید کی تلاوت ختم کرنے کے بعد

☆ گھر سے نکلتے وقت ☆ گھر میں داخل ہوتے وقت

☆ لڑائی جھگڑے کو ختم کرنے کیلئے ☆ نِکاح کے خطبہ میں

☆ اگر کسی مفلس کے پاس مال نہ ہو تو دُرود شریف اُس کا صدقہ ہے

☆ مصیبت اور پریشانی کے وقت ☆ کسی سواری پر سوار ہوتے وقت

☆ اَحباب سے ملتے اور مصافحہ کے وقت ☆ خوف و اِحتیاج کے وقت

☆ بازار جاتے وقت ☆ بازار پہنچنے پر

☆ پاؤں کے سن ہونے پر ☆ غفلت طاری ہونے کے وقت ☆ دَعوت میں حاضر ہونے کے وقت

☆ دعوت سے فارغ ہو کر چلتے وقت ☆ جانور بھاگ جانے کے وقت ☆ غلام بھاگ

جانے کے وقت

☆ مولی کھانے کے وقت تاکہ اس کی ڈکار میں بو نہ آئے ☆ برتن سے پانی پیتے وقت

☆ گدھے کی آواز کے وقت مگر اس وقت دُرود کے ساتھ شیطان لعین سے استعاذہ بھی مروی ہے۔ تاکہ دفع شر اور حصول خیر دونوں واقع ہوں۔

☆ طاعون کی وباء کے وقت ☆ غرق ہونے سے بچنے کیلئے ☆ کسی چیز کو اچھا لگنے کے وقت

☆ حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک سُننے، لکھنے، پڑھنے کے وقت، خطوط رسائل، کتب کے شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد۔ اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شروع کیا اور خود اُنھوں نے اسے اپنے خطوط میں لکھا۔ ☆ حدیث پاک کی قرات کے ابتداء میں اور انتہاء میں ☆ فتوٰی کی کتابت کے وقت

☆ قرآن مجید میں دُرود وسلام سے متعلق حکم، حضور نبی کریم ﷺ پر مدینہ منورہ کے قیام کے دوران درود شریف پڑھنے کا حکم اس مناسبت سے کئی بزرگان دین ماہِ شعبان المعظم میں ہر روز کثرت سے دُرود شریف پڑھتے ہیں اور اسی ماہ کی پندرھویں شب (شب برأت) کو اہتمام کے ساتھ نوافل کے علاوہ دُرود شریف کثیر تعداد میں پڑھتے ہیں۔

☆ مسجد پر نظر پڑنے اور پاس سے گزرنے کے وقت

☆ کسی گناہ میں مبتلا ہونے کے بعد تاکہ اُس کا کفارہ ہوجائے

☆ زراعت کے وقت دُرود وسلام پڑھا جائے۔ حضرت امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا جو زمین میں بیج ڈالے اُس کیلئے مستحب ہے کہ آیہ کریمہ اَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُوْنَ (ترجمہ) کیا تم نے (غور سے) دیکھا ہے جو تم بوتے ہو کے بعد یوں کہے کہ کھیتی اُگانے والا

Marfat.com

اور فصل پیدا کرنے والا اور اسے پروان چڑھانے والا اللہ ہی ہے۔درود یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّا رْزُقْنَا ثَمَرَہٗ

وَجَنِّبْنَا ضَرَرَہٗ وَاجْعَلْنَا لِاَ نْعُمِكَ مِنَ الشّٰاكِرِیْنَ

ترجمہ: الٰہی حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر دُرود بھیج اور ہمیں اِس کھیتی کا پھل نصیب فرما اور اس کے نقصان سے ہمیں بچا اور ہمیں اُن لوگوں میں سے کرنا جو تیری نعمتوں کا شکر کرنے والے ہیں۔نیز فرمایا کہ میں نے قابل وثوق لوگوں سے سنا کہ یہ کھیتی کیلئے ہر طرح کی آفات مثلاً کیڑے مکوڑے، ٹڈی دَل وغیرہ سے اَمان ہے اِس کا تجربہ کیا گیا تو یونہی پایا گیا۔

ممنوعہ مقامات واوقات

مندرجہ ذیل اَوقات میں دُرود شریف پڑھنا مکروہ ہے

☆ صحبت کے وقت ☆ پیشاب یا پاخانہ کے وقت

☆ ٹھوکر کھانے کے وقت ☆ تعجب کے وقت

☆ جانور کے ذبح کرنے کے وقت ☆ چھینک کے وقت ☆ بیچنے کی چیز کی تشہیر کیلئے

☆ ردُّ المحتار میں ہندیہ سے نقل کیا ہے کہ تاجر کا کپڑا کھولنے کے وقت اِس غرض سے تسبیح یا دُرود شریف پڑھنا کہ خریدار کو کپڑے کی عمدگی جتلانا مقصود ہے یا چوکیدار جگانے کیلئے ایسا کرے۔اسی طرح کسی بڑے آدمی کے آنے کے وقت اِس غرض سے دُرود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اُس کے آنے کی اطلاع ہو جائے تو لوگ کھڑے ہو جائیں یا اُس کیلئے جگہ کر دیں۔

یہ سب مکروہ ہے اور دُرِّ مختار میں اِس کو حرام کہا ہے۔ردُّ المحتار میں حرام کی تفسیر مکروہ تحریمی سے کی ہے حاصل یہ ہے کہ دُرُود شریف عبادت ہے اور عبادت کو اَمرِ شرعی کے موافق کرنا چاہیے اَو

Marfat.com

ان اغراض کیلئے اِس کا پڑھنا قواعد شرع کے خلاف ہے اِس لیے ممنوع ہوگا اور ادب کے بھی خلاف ہے کہ اَغراض خسیسہ کا آلہ اَیسے اَمر شریف کو بنایا۔

دُرود شریف کی نسبت سے قبولیت دُعا کا راز

دُعا کیا ہے؟ دُعا نِدا ہے، فریاد ہے پکار ہے، آہ و بکا ہے، اِلتجا ہے۔ ربُّ العالمین کی بارگاہ میں اَپنی بے مائیگی اَور عجز کا اعتراف ہے بندہ کا اَپنے آقا کے حضور بے بسی کا اِظہار ہے اپنے کروہ گناہوں پر شرمندگی کا اِحساس ہے۔ دُعا نالہ دِل ہے۔ دُعا طرزِ فغاں سحر گاہی ہے دُعا آہِ نیم شب ہے دُعا درخواست ہے تڑپتے دِل کی اللہ تعالیٰ کے حضور کہ بخشش و مہربانی کی خیرات ملے دُعا عرضی ہے اللہ کریم کی بارگاہ میں کہ زندگی کی ٹھوکروں سے بچنا نصیب ہو۔ دُعا اِلتماس ہے غفور الرحیم کے حضور کہ عقبیٰ کی سرفرازی عطا ہو۔

دُعا محتاج الفاظ ہے بھی اَور نہیں بھی، دِل مضطرب ہو تو دھڑکن بھی دُعا ہے لرزتے کانپتے ہاتھ ہوں تو اُن کا سوئے فلک اُٹھنا بھی دُعا ہے، دِل بے تاب کا تڑپنا بھی دُعا ہے آنکھوں میں دَرد کی برسات بَس جائے تو ہر ٹپکنے والا آنسو بھی دُعا ہے۔ پرشوق جبینوں میں سجدوں کا مچلنا بھی دُعا ہے، سرِ عجز و نیاز کا بے نیاز کی بارگاہِ صمدیت میں جھکنا بھی دُعا ہے۔ گدا کی صورت مجسم سوال بن جائے تو گدا کی صورت بھی دُعا ہے۔

اِبن عطار حمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعا کے اَرکان، باز و اَسباب اَور اَوقات ہیں گر ارکان موافق ہوں تو دعا قوی ہوجاتی ہے اَور اگر باز و موافق ہوں تو دُعا آسمان کی طرف جلد پرواز کر جاتی ہے اَور اگر اوقات موافق ہوں تو دُعا جلد قبول ہوجاتی ہے اَور اگر اَسباب موافق ہوں تو دُعا مقصود تک جلد پہنچ جاتی ہے۔

دُعا کے ارکان حضوریِ قلب گڑگڑانا، عاجزی سے آنکھیں بند کر لینا اور جنابِ حق تعالیٰ سے تعلق خاطر اور ماسویٰ سے قطع تعلق ہیں اور دُعا کے بازُو صدق، دُعا کے اوقات وقت سحر اور اِس کے اَسباب نبی کریم ﷺ پر دُرُود بھیجنا ہے دُعا کے اوقات کے حوالے سے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر بے اِختیار زبان پر آتا ہے۔

دُعائے صبح و آہِ شب کلیدِ گنجِ مقصود است

بااِیں رَاہ ورَوِشں می رَد کہ بادلدار پیوندی

ترجمہ: اَے مخاطب علی الصبح کی دُعا اور نصف رات کے وقت کی گریہ وزاری اَپنے مقصود کے خزانے تک پہنچنے کی چابی ہے تو اِس طور وطریقے پر چلتا رہ تا کہ اپنے دِلدار (مقصود) کو پالے۔ رات کی تنہائی میں چشم تمنا واقعی چشم بینا بنتی ہے خاموشی گویا ہوتی ہے اور سکوت نغمہ سرا ہوتا ہے۔

دُعا حضور قلب اور جمعیت کاملہ کے ساتھ مانگی جائے، اَوقات قبولیت ہوں خشوع وخضوع، اِنکساری، تذلّل اور تضرّع آمیز جذبات سے دِل بھرا ہو پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر حمد وصلوٰۃ کے ساتھ بعد اَز توبہ واِستغفار صدق والحاح، توَسّل باسماء وصفات اِلٰہی اور توجہ صادق بحضور سرورِ کائنات ﷺ دُعا مانگی جائے تو یہ اللہ کریم کی شانِ کریمی سے بعید ہے کہ دُعا مستجاب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ دُعا سنتا، قبول کرتا، طلب پوری کرتا اور غم والم سے نجات بخشتا ہے قرآن مجید پارہ دوم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دُعا اور نماز، زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے

Marfat.com

اور اُن میں سے کوئی چیز اُوپر نہیں جاتی جب تک نبی کریم ﷺ پر درُود نہ بھیجا جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم سے کوئی چاہے کہ حق تعالیٰ سے کچھ مانگے اور دُعا وسوال کرے تو اُس کو چاہیے کہ پہلے خدا کی شان کے لائق حمد وثناء کرے اور اُس کے بعد رسول کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجے اِس لئے کہ بلاشبہ یہ طریقہ حاجت براری اَور حصولِ مراد کیلئے اَحق اَور سب سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ)

دُرُود شریف اَجابت دُعا کا ذریعہ ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا توسل بالنبی ﷺ ہے دَلائل الخیرات شریف میں ہے کہ حضرت ابو سلیمان عبد الرحمٰن بن عطیہ دارانی (متوفی ۲۱۵ھ) نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو دُعا سے پہلے اور پیچھے درود شریف پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دونوں طرف کے دُرُود شریف کو تو اپنے کرم سے قبول کر ہی لیتا ہے اَور یہ اُس کے کرم سے بعید ہے کہ درمیان کی چیز کو ردّ کر دے علامہ فاسی شرح دلائل الخیرات میں لکھتے ہیں بعض کے نزدیک اِمام دارانی کے قول کا تتمہ یوں ہے "کہ ہر ایک عمل مقبول ہوتا ہے یا مردُود سوائے دُرُود شریف کے کہ وہ مقبول ہی ہوتا ہے مردُود نہیں ہوتا"۔

اِمام ہادی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو اپنی دُعا میں دُرُود شریف شامل کرو کیونکہ دُرُود شریف قبول ہوتا ہے اَور اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے بعید ہے کہ وہ بعض کو قبول کرے اور بعض کو ردّ کر دے۔

شیخ ابو طالب مکی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو پہلے دُرُود شریف پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ اُس سے دو حاجتیں مانگی جائیں جن میں سے ایک کو پورا کر دے اَور دُوسری کو رَدّ کر دے اِس روایت کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اَحیاء

العلوم میں نقل کیا ہے۔

حضورِ اقدس ﷺ کی دُعا کا انداز

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ جس پیارے اَنداز میں اَپنے اُمتیوں کیلئے اللہ کریم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلاتے تھے وُہ ضرور لکھا جائے تاکہ ہمیں دُعا مانگنے کا طریقہ آجائے اور حضور پاک ﷺ کو اپنے اُمتیوں سے جتنی محبت ہے اُس کا ہمیں بھی کچھ اندازہ ہو جائے اَور پھر حضور اقدس ﷺ کے اُس اِحسان عظیم کا تقاضا بھی یہی ہوگا کہ دُرودوسلام کا نذرانہ اُس بارگاہ بے کس پناہ میں ہمیشہ پیش کیا جائے جس کا فائدہ بھی ہمیں ہی ہوگا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر خاتم النبیین محبوب ربّ العالمین شفیع المذنبین ﷺ جبل رحمت کے قریب دُعا میں مشغول ہوئے تو اُس محویت واستغراق اَور شدت اِحساس کا نقشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِن الفاظ میں دکھایا ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتَهٗ عَلَیْهِ السَّلَام یَرَاهُ

بِعرفَةَ یَدَاهُ اِلٰی صَدْرِهٖ کَالْمُسْتَطْمُ الْمَسْکِیْن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرفات کے میدان میں رسول اکرم ﷺ کو اس طرح دُعا مانگتے دیکھا جیسا کہ ایک بھوکا روٹی کا طلب گار مسکین اپنا ہاتھ کسی بڑے جوادوکریم کے سامنے پھیلا دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضور اقدس ﷺ حبیب خدا ہیں، باعث تخلیق عالم ہیں اُن کی محبوبیت کا پھریرا عرش عظیم پر لہرایا گیا۔ اُن کی رسالت کو سارے عالم کے لیے قرآن مجید نے رحمت فرمایا۔ اُنھیں بارگاہ کبریا سے رؤف ورحیم کا تاج کرامت عطا ہوا لیکن ان تمام نوازشات کے باوجود عجز

Marfat.com

والحاح کا یہ شدید انداز تھا۔

حضور اقدس ﷺ سے محبت کیا ہے:

محبت غذائے رُوح ہے۔ اِسی سے اہل ایمان کے دلوں کی دنیا آباد ہے۔ مقامات رضا میں یہ سب سے بلند اَور افضل مقام ہے محبت کے معنی اَور اِس کی حقیقت کے کشف و بیان میں اہل محبت کی تعبیریں اَور تفسیریں مختلف ہیں۔ دَر حقیقت اِختلاف تعبیرات، اختلافِ اَحوال پر موقوف ہیں۔

مَواہب لدُنیہ میں بعض محققین سے منقول ہے کہ محبت کی حقیقت اہل معرفت کے نزدیک ایک معلوماتی کیفیت ہے جس کی الفاظ میں تعریف وتحدید نہیں ہوسکتی اَور نہ ہی ہر کوئی اِسے جان سکتا ہے جب تک کہ بطریق وجدان وارد نہ ہو کیونکہ اِس کی تعبیر وتشریح الفاظ سے ممکن نہیں ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ جتنی زیادہ وضاحت کی جاتی ہے اُتنا ہی مفہوم خفی ہوجاتا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ تمام اَحوال میں محبوب کی موافقت کرنے کا نام محبت ہے اَور یہ موافقت اِیثار، بخشش اَور اطاعت میں ہے بعض کہتے ہیں کہ محبوب کی خوبیوں میں گم ہوجانے اَور اُس کی ذات وصفات میں فنا ہوجانے کا نام محبت ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنی طرف سے جتنا بھی زیادہ ایثار کیا جائے اُسے کم تصور کرنا اَور محبوب کی طرف سے بخشش کتنی ہی کم ہو اُسے بہت زیادہ جاننے کا نام محبت ہے سچی محبت کرنے والا اگر اپنی ہر اُس چیز کو جس پر وہ قدرت رکھتا ہے محبوب پر نچھاوَر کردے تو وہ اُسے کم سمجھتا ہے اَور شرمندہ رہتا ہے کہ حق محبت اَدا نہ کرسکا اَور اگر محبوب کی طرف

سے تھوڑی سی چیز میسر آجاتی ہے تو وہ اِسے بہت زیادہ سمجھتا ہے اُور کہتے ہیں کہ محبت یہ ہے کہ محبوب پر اپنی ہر چیز کو قربان کردیا جائے اُور اپنے لئے کوئی چیز باقی نہ رہے۔ دل سے محبوب کے سوا سب کچھ فنا کر دینے کا نام محبت ہے اُور یہی کمال محبت کا تقاضا ہے تاکہ دل میں غیر کے آنے اُور غیر کی محبت سمانے کی جگہ نہ رہے اُور بعض کہتے ہیں کہ محبوب کو پانے اُور اُس کے دیدار کے شوق کے میں دِل کے سفر کرنے کا نام محبت ہے۔ (رسالہ قشیریہ)

☆ حضرت ابراہیم خواص رحمتہ اللہ علیہ سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنھوں نے فرمایا محبت یہ ہے کہ اِرادے مٹ جائیں تمام صفات و درجات جل کر راکھ ہو جائیں۔
اُور بحرِ اِشارات میں اپنے آپ کو غرق کر دیا جائے ؎

عِشق اَوّل ، عِشق آخر ، عِشق کُل
عِشق شاخ و عِشق نخل و عِشق گُل (داغ)

☆ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت کو محبت اس لئے کہا گیا کہ یہ دل سے محبوب کے سوا تمام چیزوں کو محو کر دیتی ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ قرشی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقی محبت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلیتہً محبوب کے حوالے کردے یہاں تک کہ تیرے پاس اپنی ذات میں سے کچھ بھی نہ رہے۔

☆ حضرت اِبن عطاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت وہ ٹہنیاں اور شاخیں ہیں جنہیں دِلوں میں لگایا جاتا ہے اُور اُن پر، اُن کی عقلوں کے مطابق پھل آتا ہے۔

☆ حضرت محمد بن فضل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت یہ ہے کہ محبوب کے سوا ہر قسم کی محبت دِل سے دُور ہو جائے۔

Marfat.com

سچ تو یہ ہے کہ محبوب کی محبت میں روتا تو دِل ہے لیکن برستی آنکھ ہے اُور خوب برستی ہے۔

یا رب چہ چشمہ ایست محبت کہ مَن اَز و
یک قطرہ آب خور دم و دریا گریستم

ترجمہ: اے اللہ کریم یہ چشمہ محبت کیسا چشمہ ہے کہ میں نے اِس سے ایک قطرہ محبت پیا اور اب تک آنکھوں کی راہ کئی دریا بہا چکا ہوں۔

اور اِسی برسنے سے اَسرار حیات کھلتے ہیں۔

زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اَسرار حیات
یہ کبھی گوہر، کبھی شبنم، کبھی آنسو ہوا (داغ)

محبوب معظم حضور اِقدس ﷺ سے امتی کی محبت

اُس صاحب افضل وعظیم ﷺ کے اُمت پر اَن گنت اِنعامات واِحسانات ہیں۔ لطف وکرم، رحمت وشفقت، تعلیم کتاب وحکمت، ہدایت صراط مستقیم، نارجہنم سے رستگاری، اِن میں سے ہر ایک اِنعام واِحسان قدر ومنزلت میں کتنا بڑا ہے۔ ہدایت کی طرف آپ ﷺ مسلمانوں کیلئے ذریعہ اُور وسیلہ ہیں۔ اُن کی فلاح ونجات کے داعی ہیں۔ پروردگار عالم کے حضور اُن کے شفیع اُور گواہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے کمالات وکرامات کچھ تو وہ ہیں جن کے انور وآثار اِس عالم میں ظاہر وروشن ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کا ظہور آخرت میں روز قیامت ہوگا۔ آپ ﷺ خلیفہ رب العالمین اُور نائب مالک یوم الدین ہیں۔ روز قیامت جو مقام حضور ﷺ کا ہوگا اور کسی کو حاصل نہ ہوگا اُور جو قدر ومنزلت محبوب الٰہی ﷺ کی ہوگی کسی اور کی نہ ہوگی اُور بحکم ربّ العالمین وہ آپ ہی کا دن ہوگا اور آپ ﷺ ہی کا حکم ہوگا۔

Marfat.com

محبوب کریم روف رحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے خود ہی اپنے امتیوں کے بارے محبت کے جام وکلام کا ذکر کردیا ہے فرمایا:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَ وَالِدِہٖ وَمِنْ نَّفْسِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا۔ یہاں تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والد۔ والدہ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

بے مثل شوق زیارت

مولانا روم علیہ الرحمہ عارف کامل بتے حضوری پانے والے عاشق صادق، عالم معرفت اور بے مثال نثر نگار قلمکار تھے اُنکے جذبات کی گہرائی کو پانا ہر کسی کے بس کی بات نہ تھی تو مولانا روم بے مثل شوق زیارت کا اظہار کرتے ہیں۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالَ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْر لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ
بَعْدَ اَزْ خُدَا بُزُرگ تُوئِی قِصّه مُخْتَصَرْ

ترجمہ: اے پیکر حسن اور سرتاج انسانیت یقیناً چودھویں کا چاند آپ ہی کے نور سے افشاں، چہرے سے درخشاں ہوا، پوری انسانیت آپ کے کمال کو بیان نہیں کرسکتی الغرض مختصر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا وجود محمود ہی سب سے بزرگ و برتر ہے۔

غرضیکہ محبت کا سبب جو بھی ہو وہ تمام اسباب سیّد السادات، منبع البرکات علیہ افضل

Marfat.com

الصلوٰت واکمل التسلیمات میں ثابت وموجود ہیں لہذا آپ ﷺ محبت کے مستحق وموجب ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے ساتھ ہماری محبت اپنی جان اپنے مال اور اپنی اولاد سے کہیں زیادہ وافر ہے اور جو بھی اخلاص کے ساتھ حضور اقدس ﷺ پر ایمان صحیح لایا اُس کا وجدان آپ ﷺ کی محبت سے خالی نہیں ہے۔ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے تمام احوال میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولایت نہ دیکھی اور خود کو حضور اقدس ﷺ کی ملکیت نہ جانا اُس نے سنت اور محبت کی چاشنی ہی نہیں چکھی۔ حقیقت میں خود کو حضور اقدس ﷺ کی ملکیت جاننا اور آپ ﷺ کی سراپا غلامی اختیار کرنا ہی ذریعہ نجات ہے۔

دامن مصطفےٰ ﷺ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا
جن کے حضور ہوگئے اُن کا زمانہ ہوگیا (داغ)

محبت کی علامتیں

حضرات! محبت کی علامتیں اور محبت کے تقاضے ملاحظہ کریں اور ان کو بروئے عمل لائیں۔

☆ **متابعت:**

متابعت دلیل وعلامت محبت ہے متابعت محبت کو اُبھارتی ہے۔ اس لئے طاعات وعبادات میں بوجھ اور مشقت محسوس نہیں ہوتی بلکہ غذائے قلب نعیم رُوح اور راحت چشم معلوم ہوگی۔ متابعت سے مراد حدودِ شریعت پر قائم رہنا، احکام ملت سے تجاوز نہ کرنا اور حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مبارک ہے جس نے میری سنت کو زندہ کیا بلاشبہ اُس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ الغرض جو بھی متابعت کی

Marfat.com

صفت سے متصف ہے وہ کامل الحبت ہے خوش نصیب ہے عالی مرتبت ہے۔ (اعمال حسنہ ص ۲۲)

☆ کثرت ذکر:

کثرت ذکر لوازم محبت میں سے ہے اَور بعض محبت کی تعریف دائمی ذکر محبوب سے کرتے ہیں مثلاً دُرُود شریف پڑھنا، حدیث شریف پڑھنا، مولود شریف پڑھنا، یا مجالس میلاد شریف میں شامل ہونا۔ اَصحاب علم حدیث کو حضور اقدس ﷺ سے ایک خاص نسبت اَور ایک خاص لگاؤ ہوتا ہے جو کسی اَور کو حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اُن کی زبان پر ہمیشہ حضور اقدس ﷺ کے اَحوال وصفات کا ذکر شریف رَہتا ہے وہ اسے حرزِ جان بنائے رکھتے ہیں جس کے نتیجہ میں اُنھیں حضور اقدس ﷺ کی ذات بابرکات کی معرفت وآگہی عطا ہو جاتی ہے۔ بکثرت درود وسلام پڑھنے کا ذکر ثمراتِ انعام حتیٰ کہ آخرت میں قربت محبوب کریم علیہ السلام کا بیان کئی مقامات پر درج ہوا ہے سب کو پیش عمل رکھیں۔

☆ شوق زیارت:

حضور اقدس ﷺ کا حسن کریمہ اصحاب محبت کے قلوب پر منقش ہوتا ہے آپ ﷺ کی نورانی خیالی تصویر وشبیہ اتصالِ باطنی قوی ہوتی ہے اَور جب آپ ﷺ کے اسم گرامی کا ذکر شریف ہوتا ہے تو اُس کی لذت اُن کے ہونٹ بھی محسوس کرتے ہیں۔

میں نے لیا جو نام رِسالت مآب ﷺ کا
اِک پھول میرے ہونٹوں پہ مہکا گلاب کا (داغ)

محاسن نبوی ﷺ اُن کے دِل میں مستحضر ہوتے ہیں محبوب کی عظمت دِل میں مشاہدہ کرتی ہے اَور یوں وہ ہمیشہ حاضر خدمت اقدس رہتے ہیں۔ حضرت جامی کو پڑھ لو۔

Marfat.com

عبدالرحمٰن جامی: وَصَلَّے اللّٰہُ علیٰ نُورٍ کہ اَزُو شد نُو رہا پیدا

زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شید

دو چشم نرگسینش راکہ ما زاغ البصر خوانند

دو زلف عنبر ینش راکہ واللیل اذا یغشےٰ

زسرِ سینہ اش جامی الم نشرح لک برخوان

زمعراجش چہ می پرسی سبحان اللہ الذی اسریٰ

ترجمہ!

☆ اُس نور پر لاتعداد درود ہوں کہ جس کے نور سے ہزار ہا نور پیدا ہوئے۔

☆ زمین اُس نور کی محبت سے سکون پذیر ہے (آرام دہ ہے)

☆ اور آسمان اُن کے عشق کا شیدا والا ہے (اپنی بلندیوں سے) محبوب کریم کے گنبد خضریٰ کو دیکھ دیکھ کر عشق ومحبت کے سرور میں اپنی جگہ مستقل قائم ودائم ہے۔

☆ محبوب کریم کی نرگس مثل چشم ہائے مبارک ایسی ہیں کہ قابَ قوسین کی رفعتوں پر باری تعالیٰ کے خالقانہ، مالکانہ بے مثل ولاریب حسن زیبا کو دیکھتی ہیں۔ مسلسل دیکھتی ہیں اِدھر اُدھر دائیں بائیں کسی طرف اٹھتی نہیں ہیں ٹکٹکی باندھے محو دیدار ہتی ہیں، رہی ہیں۔

☆ محبوب کریم کی جو عنبر صفت خوشبو سے لبریز زلفیں ہیں ان کی سیاہی، چمک دمک، کشش و دلفریب ہیں۔ جس طرح اندھیری شب میں درخشندہ ورخشندہ اور ایسی پُر کیف نظر آتی ہیں کہ ہم ادنیٰ اِنسان تو کیا خود جبرئیلؑ دید سے سیر اور سراب نہیں ہوتے۔

☆ تو اس محبت وکیف وسرور میں محبوبہ کائنات دخترِ دلدار ودلپذیر، جنت کی خواتین سردار سیّدہ

Marfat.com

فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دید کا عالم کیا ہوگا۔

☆ پھر خودام المومنین عائشہ صدیقہ محبوبہ محبوب رب العالمین آقائے رحمتہ للعالمین ﷺ کی قربت ومحبت کے والہانہ اندازوحالات میں کس قدر مسرور سرشار فاطمۃ الزہرہ ہوتی ہوں گی۔

☆ ارے! جامی! عبدالرحمٰن جامی، مفسرومحدث جامی ایسے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سینہ اقدس وانور کے بارے کیا پوچھتے ہیں۔ان نادان عاشقوں کو بتادواُن کی معراج معلوم کرنا چاہو تو سورۃ بنی اسرائیل سے پڑھ لو۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ تو تمام راز کھل جائیں گے۔

☆ **اِشتیاق لقائے محبوب ﷺ:** علامات محبت رسول ﷺ میں سے لقائے حبیب میں کثرت شوق بھی ہے اِس لئے کہ ہر طالب ومحب لقائے حبیب ﷺ کو دوست رکھتا ہے ۔

ہمارا کام ہے راتوں کو رونا یادِ دِلبر میں

ہماری نیند ہے محوِ خیالِ یار ہو جانا (احمد جمال)

علماء کرام فرماتے ہیں بَعْضُ الْمَحَبَّةِ هِیَ الشَّوْقِ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنی محبت کا ایک حصہ یہی شوقِ لقائے حبیب ہے اور سچ تو یہ ہے کہ محبوب کی جدائی میں بہاریں رُوٹھ جاتی ہیں اور محبت کرنے والے جدائی کے علاوہ کسی اور قیامت کے قائل نہیں ہوتے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ جب ذوق مُضطرب کرتا تو وہ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا قصد کرتے اور جمال جہاں آرا سے شفا کے متمنی ہوتے اور جب حضور اقدس ﷺ کی مبارک مجلس میں آجاتے تو ہم نشینی سے لذت وسرور حاصل کرتے اور تشنہ کامان دید حضور انور ﷺ کے رُوئے تاباں کو جو تسکین دِل وجاں ہے اَپنی نظروں میں سمو لیتے۔

Marfat.com

اسی طرح آج ہمارے لئے اس عمل کا نعم البدل یہ ہے کہ خود کو مواجہہ کے سامنے جالیوں کے پار نور علیٰ نور آباد شہر کا تصور کریں۔ اور درمیان میں اللہ کے محبوب کو عرش پر تشریف فرما گمان کریں۔

اور تصور میں لاتے ہوئے والضحٰی چہرے واللیل زلف والفجر پیشانی کو ملاحظہ کرتے ہوئے والہانہ انداز و الفاظ میں بار بار پڑھیں۔

مکھ چند بدر شعشانی اے

متھے چمکدی لاٹ نورانی اے

کالی زلف تے اکھ مستانی ایں

مخمور اکھیں ہیں مدھ بھریاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں

جانان کہ جان جہان آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں

جس شان توں شاناں سب بنیاں (پیر مہر علی)

☆ تعظیم و توقیر رسول معظم ﷺ:

علامات محبت میں سے حضور اکرم ﷺ کے ذکر شریف کے وقت آپ کی تعظیم و توقیر بجا لانا اور آپ ﷺ کے اِسم مبارک کے سننے پر اظہار خشوع اور انکساری کرنا بھی ہے کیونکہ دعویٰ محبت اور اِظہار عاجزی لازم و ملزوم ہیں حضور اکرم ﷺ کے وِصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر کرتے اور قبر اطہر پر حاضر ہوتے تو رونے لگتے اور خشوع

Marfat.com

وخضوع کا اظہار کرتے۔
حضور اقدس ﷺ کی غایت درجہ تعظیم کرتے اور آپ ﷺ کے ہیبت وَ جلال سے اُن کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے۔ یہی حال تابعین اور تبع تابعین کا تھا۔ (جذب القلوب)

حضرت ابو ابراہیم یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جب وہ حضور نبی کریم ﷺ کا ذِکر مبارک کرے یا اُس کے سامنے ذکر کیا جائے تو وہ خشوع وخضوع کا اظہار کرے اور بدن کو ساکن کر کے جنبش نہ دے خود پر ہیبت وجلال طاری کرے گویا کہ اگر وہ حضور اقدس ﷺ کے رُوبرو ہوتا اور اُس وقت جو اَدب واحترام فرض تھا ویسا ہی اَدب واِحترام اَب بھی بجالا رہا ہے۔

☆ اہلِ بیت اطہارؓ سے محبت:

چونکہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ہر چیز سے برگزیدہ فرمایا اور عمومی فضیلت سے آپ ﷺ کو مخصوص فرمایا ہے تو آپ ﷺ کی برکت سے اِس فضیلت کا اِطلاق ہر اُس شخص پر ہوتا ہے جو نسب، نسبت، صحبت، قربت قریب یا قربت بعید سے آپ ﷺ سے منتسب ہے حقیقت میں ہر اُس شخص سے محبت لازم ہے جو محبوب خدا ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ چنانچہ اہل بیت اَطہارؓ سے محبت، حضور نبی کریم ﷺ سے محبت رکھنے کی بنا پر ہے جس طرح کہ محبوب خدا ﷺ سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آل محمد ﷺ کو پہچاننا آتش دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے اور آل محمد ﷺ سے محبت رکھنا پل صراط سے امن سے گزرنا ہے اور آلِ محمد ﷺ سے عقیدت و محبت عذاب الٰہی سے اَمان ہے۔ پہچاننے سے مراد اُنکی منزلت اَور مرتبہ کو پہچاننا ہے کہ حضور

Marfat.com

اکرم ﷺ سے اُنھیں کیا قرب اَور کیا نسبت حاصل ہے اَور جب اُن کی اِس نسبت کو جسے حق تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے پہچان لیا تو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح اُن کی خلاف ورزی سے گمراہی لازم آتی ہے اور اُن کے احترام سے کس طرح گمراہی سے نجات ملتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اُنھیں غضب میں لاتی ہے وہ مجھے بھی غضب میں لاتی ہے ۔حضور اکرم ﷺ نے سیّدہ اُمِ سلمٰی رضی اللہ عنہا سے فرمایا عائشہؓ کے بارے میں مجھے ایذا نہ دو۔ اِسی طرح بیٹی فاطمہؓ سے فرمایا میری محبت کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت رکھو۔ حضرت ابو بکر صدیق حضرت اِمام حسن بن علی مرتضٰی کو اپنے کاندھے پر اُٹھا کر فرماتے۔ یہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُنھیں مشابہت نہیں ہے اَور حضرت علی مرتضیٰؓ اِس بات پر ہنسا کرتے تھے۔ (برکاتِ آل رسول)

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے محبت:

حضور اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر اَور اَدب وحقوق کے سلسلے میں صحابہ کرامؓ کی عزت وعظمت اُن کے حق واِحسان کی معرفت اور اُس کی ادائیگی اور اُن کا اِتباع واِقتدا کرنا ہے اَور اُن کے افعال واَعمال اَور اُن کے آداب واخلاق کی روشوں اَور سنتوں پر عمل کرنا، اُس حد تک جہاں عقل وخرد کی تاب نہیں اَور اُن کی اچھے پیرایہ میں تعریف کرنا، اُن کے اَدب کا لحاظ رکھنا اور انھیں دُعا واِستغفار سے یاد کرنا۔ ہر ایک صحابی کا حق ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے ہر صحابی کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ اُن پر کسی حال میں نکتہ چینی اَور تنقید نہ کریں۔ بلکہ اُن کی نیکیوں، خوبیوں اَور فضائل ومحاسن ہی کو بیان کرنا چاہیے اَور اِس کے علاوہ جو کچھ بھی ہو اِس سے اَغماض وسکوت کرنا چاہیے۔ اِس بنا پر کہ رسول خدا ﷺ کے ساتھ اُن کی صحبت یقینی ہے

Marfat.com

اُور اِس کے ماسوا جو کچھ ہے وہ ظنی اُور خیالی ہے۔

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لایا جو آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم وتوقیر نہیں کرتا اور اُنھیں عزیز نہیں رکھتا اُور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی قدر و منزلت کرتا ہے۔ (اذکار صحابہ)

حضرت ایوب سختیانی ؒ فرماتے ہیں کہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے یقیناً وہ دِین اِسلام پر قائم ہے ۔اور جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے یقیناً اُس نے راستہ کو روشن کیا ہے اُور جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے محبت کی یقیناً وہ نور خدا سے منور ہو گیا اُور جس نے حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے محبت کی، بلاشبہ اُس نے عروۃ الوثقٰی کو تھام لیا اُور جس نے صحابہ کرام ؓ کو بھلائی اور خیر کے ساتھ یاد کیا تو وہ بلاشبہ نفاق سے بچ گیا اُور جس کسی نے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بغض رکھا وہ سنت اور طریقہ سلف کا مخالف ہوا اُور مجھے خطرہ ہے کہ اُس کا کوئی عمل بھی آسمان پر صعود نہ کریگا جب تک وہ ان سب سے محبت نہ کرے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

☆ قرآنِ مجید سے محبت:

علامات محبت رسول ﷺ میں سے قرآن کریم سے محبت رکھنا بھی ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالٰی کی طرف سے قرآن مجید فرقان حمید لائے جو کتاب ہدایت ہے کتاب اخلاق وسیرت ہے چنانچہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْان یعنی حضور اقدس ﷺ کا اخلاق قرآن ہے قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اِس پر عمل کرنا، اِس کو سمجھنا، اِس میں غور وتدبر کرنا اور اِس کے حدود کو قائم کرنا علامات محبت میں سے ہے۔

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کریم سے محبت کی نشانی قرآن کریم سے محبت رکھنا ہے اور قرآن کریم سے محبت نبی کریم ﷺ سے محبت کی علامت ہے اور نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے کی علامت سنت سے محبت کرنا ہے اور سنت سے محبت کرنا آخرت سے محبت رکھنا ہے اور آخرت سے محبت دنیا سے بغض رکھنا ہے اور دُنیا سے بغض رکھنے کی علامت یہ ہے کہ دُنیا میں کوئی ذخیرہ نہ کرے بجز اُس توشہ کے جو آخرت میں کام آئے۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کا معیار و مصداق قرآن و حدیث ہے اِس لئے کہ محبوب کا کلام محبوب ہوتا ہے اور صد حیف ہے کہ کلام اللہ کی محبت سے زیادہ لہو ولعب اور گانے باجے سے محبت رکھی جائے حالانکہ یہی فسادِ قلب اور خرابی باطن کا نشان ہے۔
قرآن کریم کی صوت حُسن سے سماعت نصیب ہو جائے تو زیادتی ایمان اور تقویت اِیمان کیلئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (تدبر قرآن)

☆ احادیث سے محبت:

حضور سید المرسلین ﷺ کی تعظیم میں سے ایک اَمر یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی حدیث شریف سے محبت کی جائے اور تعظیم کی جائے۔ حدیث شریف کے پڑھنے یا سننے کیلئے غسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے جب حدیث شریف پڑھی جائے تو اپنی آواز کو بلند نہ کرنا چاہیے بلکہ دھیمی کر دینی چاہیے۔ جیسا کہ حیات شریف میں حضور نبی کریم ﷺ کے تکلم کے وقت ہوا کرتا تھا اور مستحب ہے کہ حدیث شریف اُونچی جگہ پر بیٹھ کر پڑھی جائے۔ حدیث شریف پڑھتے یا پڑھاتے وقت کسی کی تعظیم کیلئے اُٹھنا مکروہ ہے۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

پاس ایک سال تک برابر آتا جاتا رہا۔ مگر اُنھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی وقت بھی بے تعظیمی سے قال رسول اللہ ﷺ کہتے نہیں سنا اور جب کہ ایک دِن بے خیالی میں اُن کی زبان پر یہ جاری ہوگیا تو وہ اِتنے شرمندہ ہوئے کہ اُن کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اَور وہ پسینہ پسینہ ہوگئے ایک اَور رِوایت میں یہ ہے کہ اُن کا چہرہ گردآلود جیسا ہوگیا آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اَور ایسی ہچکی بندھی کہ گردن کی رگیں سوج گئیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ وادی عقیق کی طرف جارہا تھا میں نے راستے میں اُن سے ایک حدیث شریف کی بابت پوچھا تو اُنھوں نے مجھے جھڑک دِیا اَور فرمایا کہ مجھے تم سے یہ توقع نہ تھی کہ راستہ چلتے ہوئے مجھ سے حدیث شریف کی بابت سوال کروگے۔

جب لوگ حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے پاس طلب علم کیلئے آتے تو خادِمہ دولت خانہ سے نکل کر اُن سے دریافت کیا کرتی کہ حدیث شریف کیلئے آئے ہیں یا مسائل فقہ کیلئے۔ اگر وہ کہتے کہ مسائل کیلئے آئے ہیں تو اِمام موصوف فوراً باہر تشریف لے آتے اَور اگر وہ کہتے کہ ہم حدیث شریف کیلئے آئے ہیں تو حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ علیہ غسل کرکے خوشبو لگاتے پھر لباس تبدیل کرکے باہر نکلتے آپ کیلئے ایک تخت بچھا رہتا جس پر بیٹھ کر آپ روایت حدیث کرتے اَثنائے روایت مجلس میں عود جلایا جاتا۔ یہ تخت صرف روایت حدیث کیلئے رکھا ہوا تھا۔ جب اِمام موصوف سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس طرح حضور سیّد المرسلین شفیع المذنبین ﷺ کی حدیث شریف کی تعظیم کروں۔

حضرت ابن سیرین تابعیؒ بعض اوقات ہنس پڑتے لیکن جب بھی اُن کے سامنے

Marfat.com

حدیث مصطفےٰ ﷺ بیان کی گئی تو فوراً متواضع ہو کر سر جھکا دیا کرتے۔

ایک شخص حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ اُس وقت لیٹے ہوئے تھے اُس شخص نے کہا میں چاہتا تھا کہ آپ اُٹھنے کی تکلیف نہ فرماتے آپ نے فرمایا بہ پاس آداب طریق واحترام حدیث مجھے یہ پسند نہ تھا کہ لیٹے ہوئے حدیث شریف بیان کروں۔

☆ محبوب کی دِل کش اداؤں سے محبت:

حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا اُنھوں نے اُس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اُس کو حرکت دی جس سے اُس کے پتے گرنے لگے پھر مجھ سے کہنے لگے اَے ابو عثمان (رضی اللہ عنہ) تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے اَیسا کیوں کیا؟ میں نے کہا بتا دیجئے اَیسا کیوں کیا؟ اُنھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو آپ ﷺ نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اِسی طرح کیا تھا جس سے اُس ٹہنی کے پتے جھڑنے لگے تھے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلمان پوچھتے نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا میں نے عرض کیا کہ بتا دیجئے اَیسا کیوں کیا۔ (تذکرۃ المحدثین)

آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اُس کی خطائیں اُس سے اَیسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ نماز کی پابندی رکھیئے۔ دِن کے دونوں سروں پر اَور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو ، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے۔ (پارہ ۱۲۔ سورہ ہود۔ آیت ۱۱۴)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جو عمل کر کے دکھایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کی ادنیٰ مثال ہے جب کسی شخص کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو پھر اُس کی ہر ایک ادا بھاتی ہے اَور اُسی طرح ہر کام کرنے کو جی چاہتا ہے جس طرح محبوب کو کرتے دیکھتا ہے جو لوگ محبت کا ذائقہ چکھ چکے ہیں وہ اِس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ اپنی اُونٹنی کو ایک مکان کے گرداگرد پھرا رہے ہیں اُن سے اِس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نہیں جانتا مگر اتنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اَیسا کرتے دیکھا ہے اِس لئے میں نے بھی کیا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اُمورِ عادیہ میں بھی حضورِ اقدس ﷺ کا اِقتدا کیا کرتے تھے۔ (فضائل اعمال)

☆ پسند ہی پسند:

آقائے نامدار حبیب کردگار ﷺ کیلئے آٹے کی بھوسی کبھی صاف نہ کی جاتی تھی۔ حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بروایت حضرت اُبو اسحاق رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بن چھانے آٹے کی روٹی کھاتے دیکھا ہے اِس لیے میرے واسطے آٹا نہ چھانا جائے۔

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے حضور نبی کریم ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا جو کی روٹی اَور شوربا حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے

Marfat.com

رکھا گیا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ پیالے کے اطراف سے کدو کی قاشیں تلاش کرتے تھے۔ اِس لئے میں اُس دن کے بعد سے کدو ہمیشہ پسند کرتا رہا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے اِس روایت کا ذکر آیا کہ حضور عالم ﷺ کدو کو پسند فرماتے تھے۔ ایک شخص نے کہا میں اِس کو پسند نہیں کرتا۔ یہ سن کر امام موصوف نے تلوار کھینچ لی اُور فرمایا تجدید ایمان کرو ورنہ میں تجھے قتل کردوں گا۔

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ بیل کے دباغت کئے ہوئے چمڑے کا بے بال جوتا کیوں پہنتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایسا جوتا پہنا کرتے تھے۔ جس میں بال نہ ہوں اُسی میں وضو فرمایا کرتے تھے اِس لئے میں دوست رکھتا ہوں کہ ایسا جوتا پہنوں۔

فدا ہو آپ ﷺ کی کس کس اَدا پر

اَدائیں لاکھ اُور بے تاب اِک دِل (انکر)

☆ اہلِ مودت کی تعظیم وتوقیر:

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف شفاء شریف میں فرماتے ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن کی حضور اقدس ﷺ سے نسبت ہے اُن کی تعظیم وتوقیر کرنا، حرمین شریفین میں آپ ﷺ کے مشاہد ومساکن کی تعظیم کرنا یا وہ چیزیں جو حضور اقدس ﷺ کے دست کرم سے چھو گئی ہوں یا حضور اکرم ﷺ نے اُن کی معرفت کرائی ہو۔ اِن سب کا اِکرام ہونا حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم میں داخل ہے اور اِن سب کی تعظیم وتکریم ہر مسلمان کیلئے لازم وضروری ہے۔

Marfat.com

☆ منقول ہے کہ حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کے بال اُتنے لمبے تھے کہ جب بیٹھتے تو اُن کے بال زمین تک پہنچ جاتے تھے۔ لوگوں نے اُن سے پوچھا اِن بالوں کو اِتنا لمبا کیوں کر رکھا ہے۔ اِنھیں ترشواتے کیوں نہیں جواب میں فرمایا میں انہیں اس بناء پر نہیں ترشواتا کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کا دست مبارک اِن سے مس کر گیا تھا میں تبرکاً اِن کی حفاظت کرتا ہوں

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور اکرم ﷺ کے چند موئے مبارک تبرکاً رکھے ہوئے تھے۔ ایک جنگ میں اُن کی ٹوپی سر سے اُتر کر گر پڑی تو انھوں نے اِن موئے مبارک کو حاصل کرنے کیلئے اِس شدت کے ساتھ جنگ کی کہ چند مسلمان شہید ہو گئے۔ اِس پر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا۔ اُنھوں نے فرمایا میں نے یہ جنگ محض ٹوپی کے حاصل کرنے کیلئے شدت کے ساتھ نہیں لڑی بلکہ اُن چند موئے مبارک کیلئے لڑی جو اُس ٹوپی میں سلے ہوئے تھے تا کہ وہ مشرکوں کے ہاتھوں ضائع نہ ہو جائیں اَور مجھ سے یہ تبرک کہیں جاتا نہ رہے۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نشست گاہ پر اپنے ہاتھوں کو پھیرتے پھر اُن ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملتے۔

☆ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں اپنی سواری کے جانور پر سوار نہ ہوتے اَور فرماتے کہ میں خدا سے شرم رکھتا ہوں کہ اُس زمین کو گھوڑوں کے سُموں سے روندوں جس میں حضور نبی کریم ﷺ آرام فرما ہیں اَور جس اَرض مقدس پر حضور نبی کریم ﷺ نے مبارک قدم رکھے ہوں۔

☆ حضرت اِمام مالکؒ نے اُس شخص کو قید کرنے اَور اُس پر تین دُرّے مارنے کا فتویٰ دیا جس

Marfat.com

نے یہ کہا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی خراب ہے حالانکہ وہ شخص لوگوں میں بڑی قدر ومنزلت رکھتا تھا اور کیا تعجب کہ اُس شخص کی گردن اُڑا دینے کا حکم دیا جائے جو معاذ اللہ یہ کہے کہ وہ مٹی خراب اَور غیر خوشبودار ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ اِستراحت فرما ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کیا کرتے تھے کیونکہ وہ حضور اقدس ﷺ کی باندی تھیں۔

☆ اہل علم وفضل سے محبت:

علماء اور اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھنا یقیناً آئینہ دِل کے زنگ کو صاف کرتا ہے دنیا کی آلائشیں اِس سے دُھلتی ہیں رُوح کو پاکیزگی میسر آتی ہے اُن کی بابرکت مجالس میں دِل نورِ ایمان سے منور ہوتے ہیں اَور مردہ قلوب کو حیات نوملتی ہے۔

رِسالہ جزاء الاعمال میں مصنف فرماتے ہیں کہ علماء سے مُراد وہ علماء ہیں جو اپنے علم پر خود عمل کرتے ہوں اَور شریعت وحقیقت کے جامع ہوں۔ اِتباع سنت کے عاشق ہوں اِفراط وتفریط سے بچتے ہوں۔ خلق اللہ پر شفیق ہوں۔ تعصب وعناد اُن میں نہ ہو اَور بقول اُن کے ایسے بزرگوں کی صحبت وخدمت جس قدر میسر ہو جائے غنیمت عظمیٰ ہے اگر ہر روز ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں آدھ گھنٹہ ضرور اِلتزام کرے۔ اِس کی برکات خود دیکھ لے گا۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کریم کے بندے وہ ہیں جنھیں دیکھ کر خدا یاد آجائے۔ ارشاد ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (پارہ ۱۱ رکوع ۴، آیت ۱۱۹)

ترجمہ: اَے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اَور سچوں کے ساتھ رہو مفسرین نے لکھا ہے کہ سچوں سے

Marfat.com

مراد اِس جگہ مشائخ صوفیہ ہیں جب کوئی شخص اُن کی دہلیز کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے تو اُن کی تربیت اَور قوّت ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے ۔

چوں تو خواہی ہم نشینی با خدا　　رو نشیں تو دَر حضور اَولیاء

چوں شدی دُور اَز حضور اَولیاء　　در حقیقت گشتہِ دُور اَز خدا

چوں تو پیوندی بداں شہ شہ شوی　　ذرہ باشی و لیکن مہ شوی

ہیں بشو تو خاکپائے اولیاء　　تا بہ بینی زابتداء تا اِنتہاء

نیم جاں بستاند وصد جاں دِہد　　آنچہ در وہمت نیاید آں دِہد

ترجمہ: ا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتا ہے تو جا اَور اولیائے کرام کی صحبت اِختیار کر

۲۔ اگر تو عارفان حق کی صحبت سے دُور ہو گیا۔ تو اچھی طرح سمجھ لے، در حقیقت تو اللہ تعالیٰ سے دُور ہو گیا۔

۳۔ جب تو اُس بادشاہ یعنی مرشد کامل سے جا ملا تو سمجھ لے اب تو بھی بادشاہ بن جائے گا اگرچہ ذرے کے مانند حقیر ہے لیکن اُن کی برکت صحبت سے چمکتا ہُوا چاند بن جائے گا۔

۴۔ میری بات کو سن جا اَور اولیاء کرام کے قدموں کی دھول بن جا۔ تا کہ تجھ کو ابتدا اور اِنتہا سب نظر آنے لگے۔

۵۔ شیخ کامل کی مقدس ذات وہ سنگ پارس ہے کہ تیری مردہ جان تجھ سے لیکر تجھ کو سو ۱۰۰ جان عطا فرمائے گا اور جو کچھ تیرے ذہن میں بھی نہیں آسکتا وہ تجھ کو عنایت فرمائے گا۔

Marfat.com

محبت کے آداب

دُرودخوان کو چاہیئے کہ باصد عجز و نیاز باادب ہو کر دُرود شریف زبان پر لائے کیونکہ اَدب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں ۔

ہزار بار بشویم دہن ز مشک وگلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی اَست

مندرجہ ذیل آداب کو ملحوظ رکھا جائے تو اِنشاءاللہ حصول رضا اور رحمت جلد ہوگا۔

☆ اَوّل اپنے دِل کو رُوحانی اَمراض یعنی کبر و غرور، حسد و بغض وغیرہ سے پاک کیا جائے۔

☆ رِیاکاری، نفاق، تصنع اَور دکھاوے سے دِل پاک ہو۔

☆ جسم ظاہری نجاست سے پاک ہو اَور بدبودار چیز سے جسم آلودہ نہ ہو۔ اللہ کریم کی ذات پاک لطیف ہے اَور حضور نبی کریم ﷺ خود لطیف ہیں بدبودار چیز آپ ﷺ کو ناپسند تھی۔ اِس ضمن میں دو واقعات دُرالثمین فی مبشرت الامین ﷺ سے درج کیے جاتے ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے۔

☆ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست جو خود تو حقہ نہ پیتا تھا البتہ اُس نے اپنے مہمانوں کیلئے حقہ رکھا ہوا تھا۔ اُس نے ایک رات حضور اقدس ﷺ کی زِیارت کی تو آپ ﷺ نے اپنا روئے مبارک پھیر لیا اَور اُس کے مکان سے باہر تشریف لے گئے۔ میرا دوست آپ ﷺ کے پیچھے بھاگا اَور عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ ﷺ مجھ سے کیا خطا ہوگئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے گھر میں حقہ ہے اَور مجھے حقہ سے نفرت ہے۔

Marfat.com

☆ میرے والد محترم نے دو صالحین کا واقعہ بیان کیا ہے ایک تو اُن میں سے عالم اَور زاہد تھا اور دوسرا صرف زاہد تھا دونوں ایک ہی مجلس میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کو حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے عابد کو تو مجلس پاک میں بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرمادی مگر زاہد و عالم کو اجازت نہ ملی عالم نے بعض لوگوں سے معلوم کیا کہ مجھے اِجازت کیوں نہ ملی انھوں نے بتایا کہ تم حقہ پیتے ہو اور حقہ حضور اقدس ﷺ کو ناپسند ہے دوسرے دن زاہد اُس عالم کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ زار وقطار رورہا ہے اور اُسے رات کی محرومی کا بہت افسوس تھا اُس نے حقہ سے توبہ کرلی دوسری رات آتے ہی مجلس میں دونوں کو اجازت زیارت مل گئی۔

☆ لباس صاف ستھرا اَور پاک ہو۔

☆ جس جگہ بیٹھ کر درود خوانی کی جائے وہ جگہ پاک وصاف ہونی چاہیے۔

☆ اگرچہ درود شریف بے وضو پڑھنا جائز ہے لیکن محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ درود شریف باوضو پڑھا جائے۔

☆ جس جگہ بیٹھ کر درود شریف پڑھا جائے وہاں خوشبو کا اہتمام کیا جائے تو کیا کہنے۔

☆ درود خوانی قبلہ رُو ہو کر کی جائے۔

☆ سراپا سپردگی کا عالم ہو محض اللہ تعالیٰ کے اِرشاد مبارک کی تعمیل اَور حبیب خدا ﷺ کی محبت اور شفاعت کی نیت سے درود شریف پڑھا جائے باقی دین و دنیا کے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔

سپردم تبو مایۂ خویش را

تو دانی حساب کم و بیش را

☆ درود خوان درود شریف پڑھتے وقت حضور نبی کریم ﷺ کے حسن کریمہ اور محاسن نبویہ کو دل میں مستحضر کریں اور یہ تصور کریں کہ اُمت کے والی شاہ کونین ﷺ کی خدمت اقدس میں درود شریف پہنچ رہا ہے۔

☆ درود شریف پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کی جائیں۔

☆ درود شریف کے معانی و مطالب پر تدبر و غور کیا جائے۔

☆ غصہ کی حالت میں ہنسی اور لہو ولعب میں درود شریف نہ پڑھا جائے رِقت قلب، خشوع وخضوع عجز ونیاز اور تضرع سے محبت کی منزل قریب آجاتی ہے۔

☆ سنت مصطفےٰ ﷺ کی پیروی اور شریعت مطہرہ کی پابندی کی جائے حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

☆ جب بھی سیّد المرسلین ﷺ کا اِسم گرامی کانوں میں پڑے تو ﷺ کہا جائے۔

☆ جہاں کہیں رحمت دوعالم ﷺ کا اِسم گرامی آئے تو لفظ سیّدنا کا اضافہ کیا جائے اگرچہ کتاب میں نہ لکھا ہو کیونکہ نام مبارک سے پہلے لفظ سیّدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔

☆ جب بھی اُمتی، امت کے غمخوار نبی مختار ﷺ کا اِسم مبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے یعنی ﷺ اِس میں ہرگز کوتاہی نہ کرے صرف ؐ یا صلعم پر اکتفا نہ کرے۔

☆ شیخ اِبن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اِکتفا کرتا تھا وسلم نہ لکھتا تھا حضور اَنور ﷺ نے اُس کو خواب میں اِرشاد فرمایا کہ تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے یعنی وسلم میں چار حروف ہیں ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس ۱۰ گنا ثواب لہٰذا وسلم پر چالیس نیکیاں ہوئیں۔

Marfat.com

☆ حضرت ابوسلیمان حرانی نے اپنا ایک قصہ نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوسلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اُس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں پڑھتا یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو چالیس نیکیاں کیوں چھوڑ دیتا ہے۔

☆ ابراہیم نسفی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے سے کچھ ناراض پایا۔ میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم ﷺ کے دست کرم کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو حدیث کے خدمت گاروں میں ہوں اہل سنت سے ہوں مسافر ہوں حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا اس کے بعد میرا معمول ہو گیا کہ میں ﷺ لکھنے لگا۔ (قول بدیع)

☆ حضرت ابوزکریا عابدی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث شریف لکھا کرتا تھا اور بسبب بُخل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا اُس کے دائیں ہاتھ کو اِکلہ کی بیماری لگ گئی یعنی اُس کا ہاتھ گل گیا۔

☆ شفاء الاسقام میں ہے کہ ایک کاتب کتابت کرتے وقت جہاں مختار دو عالم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ﷺ لکھا ہوتا تو اُس کی جگہ صرف "صلعم" لِکھتا تو اُس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادت الدارین)

☆ ایک شخص حضور سیّد کائنات ﷺ کے نام پاک کے ساتھ صرف صلعم لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ (سعادت الدارین)

☆ اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ ﷺ کا نام مبارک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک

Marfat.com

یہ ہے کہ ہر بار ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر مفتی کا فتویٰ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے اور پھر مستحب ہے۔

☆ جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ لیا جائے تو اللہ کریم غفور و رحیم کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے درود شریف پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائی کم از کم اتنا ضرور پڑھنا چاہیے۔

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

خیرعرفان

کتاب ''رِفعتِ حبیبِ بارِی'' کی تالیف واشاعت یکے از مجلس تعلیماتِ مجددیہ میں سے ہے۔ جومحبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کے **سالانہ عرس یوم مجدد اعظم** منعقدہ ماہ صفر کی عقیدت ومحبت کے ادنیٰ سے نذرانہ کے طور پر اہل محبت کی خدمت میں پیش ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عزوشرف

☆☆☆☆☆☆☆

فری ملنے کے پتے

1- 1/31 لاثانی منزل محلہ شہاب پورہ سیالکوٹ رہائش گاہ محمد علی نقشبندی صاحب

2- جامعہ مجددیہ نورآباد فتح گڑھ مہتمم حافظ محمد اشرف صاحب

3- بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں

اسلامی کتب خانہ: چوک دو دروازہ سیالکوٹ

اس کتاب **رفعت حبیب باری** کی عبارت۔ طباعت۔ اشاعت میں محترم الحاج حاجی محمد نذیر مالک زمزمہ پرنٹنگ پریس کا خصوصی تعاون رہا ہے باری تعالیٰ انہوں جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

اغراض و مقاصد

☆ قرآن و حدیث اور خلفائے راشدین کی روشنی میں توحید و رسالت اور دیگر بنیادی عقائد و اعمال سے روشناس کرنا۔

☆ اطاعت الٰہی اور اتباع رسول ﷺ کے لئے عملی اقدام کرنا۔

☆ معاشی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل میں عوام کی راہنمائی کرنا۔

☆ اشاعتِ اسلام اور اصلاحِ احوال کیلئے کتب و رسائل شائع کرنا نیز مراکز درس و مجالسِ ذکر قائم کرنا۔

☆ فحاشی، عریانی، بے راہ روی اور غیر اسلامی رسوم کے خلاف جہاد کرنا۔

☆ سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر نفاذ شریعت کیلئے بھرپور سعی کرنا۔

☆ معاشرہ کے نادار طبقہ کی فلاح و بہبود کیلئے عملی اقدام کرنا۔

المجدد نقشبندیہ اکادمی

لاثانی منزل شہاب پورہ سیالکوٹ

موبائل: 0306-6683468